عمرو کے دشمن



عمرو کے دشمن

صفدر شاہین

مکتبہ امتیاز

راجپوت مارکیٹ اردو بازار، لاہور



قیمت : 6 روپے

ناشر ـــــــ امتیاز علی
پرنٹرز ـــــــ گنج شکر پرنٹرز لاہور
بار اول ـــــــ ۱۹۹۱ء



طلسمِ باطن طلسم ہوشربا کا ساتواں طلسم تھا۔ اور دارالحکومت سے اس کا فاصلہ بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو اس بات کا بہت کم علم ہوتا تھا۔ کہ دارالحکومت میں کیا ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ انھیں اس بات کا بھی بہت دیر بعد پتا چلتا تھا کہ کوئی عمرو عیار دارالحکومت میں آیا تھا اور وہاں لوٹ مار کر کے زندہ سلامت نکل گیا وہ عمرو کے بارے میں صرف اتنا ہی جانتے تھے کہ وہ عیّاری اور مکّاری سے کام لے کر جادوگروں کو بے وقوف بناتا ہے۔ اور انھیں لوٹ کر اپنے ملک واپس چلا جاتا ہے۔ طلسم باطن کے گورنر کا نام ہوشیار جادوگر تھا اسے عمرو کے بارے میں تقریباً اتنی بات کا علم تھا جو دارالحکومت کے لوگ اور افراسیاب کے درباری جانتے تھے اور اس کی خواہش تھی کہ کبھی عمرو طلسم باطن میں آئے تو وہ اُسے گرفتار کر کے اپنا نام روشن کرے لیکن عمرو کبھی وہاں نہ آیا تھا۔ ہوشیار جادوگر کو امید تھی کہ عمرو کبھی نہ کبھی ضرور آئے گا۔

ایک دن ہوشیار جادوگر اپنے محل کے عقبی باغیچے میں ٹہل رہا تھا۔ دفعتاً چند محافظ ایک بوڑھے کو پکڑے وہاں لے آئے اس بوڑھے نے پھٹا پرانا لباس پہن رکھا تھا۔ ہاتھ میں ایک بین تھی اور شانے سے ایک تھیلا لٹک رہا تھا۔

" جناب! محافظوں نے سلام کرنے کے بعد کہا ہم نے اسے طلسم کی سرحد سے پکڑا ہے۔"



"اوہ — مگر یہ کون ہے۔ اور سرحد پر کیا کر رہا تھا؟ ہوشیار جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"معلوم نہیں حضور!" ایک محافظ بولا۔ "یہ سرحد پر بین بجاتا پھر رہا تھا ہم نے اسے مشکوک سمجھ کر پکڑ لیا ہے بظاہر یہ گونگا معلوم ہوتا ہے اور ہم نے بہت کوشش کی ہے مگر اس نے زبان نہیں کھولی صرف غوں غاں کرتا ہے۔"

"احمق ہو تم لوگ" یہ یقیناً "گونگا ہو گا۔ اور سرحد پر سانپ پکڑ رہا ہو گا"۔ ہوشیار جادوگر نے کہا۔

پھر اس نے بوڑھے سے سوال کیا "کیا تم واقعی گونگے ہو۔؟

اگر گونگا ہوتا تو باتیں نہ کرتا۔ بوڑھے نے غرا کر کہا۔

اور محافظ اچھل پڑے وہ حیران تھے کہ وہ بوڑھے کو گونگا سمجھ رہے تھے۔

"اوہ — تم تو بول سکتے ہو" ہوشیار جادوگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہر حال تم بتاؤ — کون ہو"؟

بوڑھے نے کہا "آنکھیں کھول کر دیکھو افراسیاب کے ایلچیوں کو بھی نہیں پہچان سکتے؟"

"ہاں اور اب ان محافظوں کو دفع کرو تاکہ میں اطمینان سے بات کر سکوں"۔ بوڑھے نے منہ بنا کر کہا۔

ہوشیار جادوگر نے محافظوں کو اشارہ کیا اور وہ باغیچے سے نکل گئے۔

ان کے چلے جانے کے بعد ہوشیار جادوگر بوڑھے ایلچی کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہاں اب کہو کیسے آنا ہوا اور شہنشاہ نے کیا کہا ہے؟" ہوشیار جادوگر

نے پوچھا۔

"ذرا ایک منٹ دم تو لو۔ کوئی چائے پانی پلاؤ۔ کافی تھکا ہوا ہوں۔"
بوڑھے نے کہا۔

"آؤ پھر محل میں چلتے ہیں۔" ہوشیار جادوگر نے کہا۔

بوڑھا ایلچی اس کے ساتھ چل دیا۔ محل میں ہوشیار جادوگر کی بیوی نے حیرت سے بوڑھے کو دیکھا مگر کوئی بات نہ کی ہوشیار جادوگر بوڑھے کے ساتھ ایک خاص کمرے میں آبیٹھا۔ جہاں تک کہ غلاموں کی رسائی نہیں تھی۔ ہوشیار جادوگر نے اپنی بیوی سے کہا۔

"یہ شہنشاہ افراسیاب کا خاص ایلچی ہے۔ اس کے لیے کھانے پینے کا انتظام کرو۔"

جادوگر کی بیوی چند لمحوں بعد ہی کھانے سے بھرا ایک طشت لے آئی۔

ہوشیار جادوگر نے بوڑھے ایلچی سے کہا۔

"کھانا کھالو۔ اور پھر مجھے اپنی آمد کا مقصد بتاؤ۔"

بوڑھا کھانا کھانے میں مصروف ہوا تو ہوشیار جادوگر کی بیوی باہر چلی گئی۔

کھانا کھانے کے بعد بوڑھے ایلچی نے ہوشیار جادوگر سے کہا۔ "دروازہ اندر سے بند کرلو تاکہ میں تمھیں شہنشاہ کا پیغام سنا دوں۔ پیغام بہت خفیہ ہے۔"

ہوشیار جادوگر اٹھا اور دروازہ بند کرنے لگا بوڑھے نے فوراً جیب سے ایک پڑیا نکالی اور اس میں موجود سفوف صراحی میں ڈال کر پڑیا واپس جیب میں رکھ لی۔ ہوشیار جادوگر کو پتہ بھی نہ چلا۔ وہ دروازہ بند کر کے بوڑھے کے سامنے آبیٹھا بوڑھے نے صراحی سے شراب کا گلاس بھر کر ہوشیار جادوگر

کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"پیغام ایک خوشخبری کے سلسلے میں ہے تمھیں خوشی سے اچھلنا چاہیے۔"

"اچھا!" وہ حیران ہو کر بولا "کس قسم کی خوشخبری ہے؟"

"افراسیاب نے خفیہ طور پر تمھیں اپنا جانشین منتخب کر لیا ہے!" بوڑھے نے کہا۔

اوہ ـــ ہوشیار جادوگر خوشی سے اچھل پڑا "سچ ـ!" وہ خوشی سے بے قابو ہو کر بولا۔

ہاں اور افراسیاب نے مجھے تمھارے پاس یہی خبر دے کر بھیجا ہے"۔ بوڑھے ایلچی نے مسکرا کر کہا "افراسیاب نے تم سے دریافت کیا ہے کہ اگر تم اس کے جانشین بننا پسند کرتے ہو تو جواب دو۔

"یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ افراسیاب مجھے اپنا جانشین بنا رہا ہے"۔ ہوشیار جادوگر نے ہنس کر کہا "تم نے مجھے ایک ایسی خوشخبری سنائی ہے کہ جی چاہتا ہے تمھارا منہ چوم لوں۔

مگر میں نقد انعام کا قائل ہوں"۔ بوڑھے نے منہ بنا کر کہا۔ "افراسیاب بھی مجھے میری پسند کا انعام دیا کرتا ہے"۔

ہوشیار جادوگر نے جیب سے چابی نکال کر بوڑھے کو دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ والے کمرے میں خزانہ ہے۔ جتنا نکال سکتے ہو نکال لو وہ تمھارا انعام ہوگا۔

"اچھا ـــ! بوڑھے نے چابی لیتے ہوئے کہا۔ "مگر تم شراب کا

گلاس پی لو کہیں خوشی کے مارے تمہارا دم نہ نکل جائے۔"
بوڑھے کی تجویز پر ہوشیار جادوگر نے شراب سے بھرا ہوا گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا اور ایک ہی سانس میں خالی کر دیا۔ مگر دوسرے ہی لمحے چکرا کر کرسی سے نیچے آگرا۔
بوڑھے نے دروازے کی طرف دیکھا پھر اٹھا اور جادوگر کا لباس اتارنے لگا۔ اس نے وہ لباس خود پہنا اور اپنا لباس جادوگر کو پہنا دیا پھر زنبیل سے روغن عیاری نکالا اور اپنی شکل ہوشیار جادوگر کے موافق بنانے لگا۔
وہ بوڑھا دراصل عمرو عیار تھا۔ وہ دو دن پہلے طلسم ہوشربا میں داخل ہوا تھا اور چھپتا چھپاتا طلسم باطن میں آپہنچا تھا یہ شہر دولت مند جادوگروں کا شہر کہلاتا تھا۔ اور عمرو اس بار سیدھا ادھر ہی آیا تھا کہ آمدنی میں اضافہ ہو۔ اسے یہ بھی احساس تھا کہ یہاں کے لوگ اسے نہیں جانتے اور اتنی جلدی کسی کو بھی اس کی اصلیت کا علم نہ ہو سکے گا۔ وہ چند روز اطمینان سے لوٹ مار کر سکے گا۔
اس نے خود کو ہوشیار جادوگر کا ہمشکل بنایا اور اسے اپنا ہمشکل بنانے کے بعد اپنا اتارا ہوا لباس بھی اسے پہنا دیا۔ پھر باہر نکلا راہداری میں کوئی بھی نہ تھا۔ اس نے ساتھ والے کمرے کا قفل چابی سے کھولا اور اندر داخل ہوا اندر سونا چاندی اور ہیرے و جواہرات کا ڈھیر لگا تھا۔ عمرو نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور وہ سب کچھ زنبیل میں بھرنے لگا۔ سارا خزانہ سلیمانی زنبیل آگیا۔ مگر زنبیل پھر بھی خالی نظر آ رہی تھی۔



وہ دروازہ کھول کر کمرے سے نکل آیا۔ سامنے سے اسے جادوگر کی بیوی آتی دکھائی دی عمرو کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ ہوشیار جادوگر کے کمرے میں نہ چلی جائے۔ اس نے ہوشیار جادوگر کی آواز میں اسے بلایا۔

"بیگم ادھر آؤ۔ دیکھو میں تمھارے لیے چنبیلی کا عطر لایا ہوں"

جادوگر کی بیوی اس کی بات سن کر مسکراتی ہوئی قریب آئی عمرو نے زنبیل سے ایک شیشی نکالی اس کا ڈھکنا کھولا اور شیشی کا منہ جادوگر کی بیوی کی ناک سے لگا دیا اس نے زور کی سانس لی اور بیہوش ہو کر گر پڑی عمرو نے جلدی سے اسے اٹھایا اور خزانے والے کمرے میں بند کر کے محل کے پھاٹک کی طرف چل دیا۔ محل کے پھاٹک پر دربانوں نے اسے سلام کیا عمرو نے جواب دیا اور پیدل ہی ایک سمت میں چل دیا آبادی سے نکل کر وہ ایک باغ میں پہنچا اور وہاں [illegible] عیاری سے اپنی شکل تبدیل کرنے لگا اس بار اس نے خود کو ایک حسین وجمیل لڑکی بنایا اور زنانہ لباس زنبیل سے نکال کر پہننے کے بعد واپس شہر کی طرف چل دیا۔ شہر میں وہ ایک گلی میں چل رہا تھا کہ سامنے سے ایک جادوگر آتا دکھائی دیا وہ عمرو کو بڑے غور سے دیکھتا چلا آرہا تھا عمرو اس کے قریب پہنچا تو اس جادوگر نے اس کا راستہ روک لیا۔

"اے خوبصورت لڑکی۔ تو اس شہر کی معلوم نہیں ہوتی کہاں سے آئی ہو" اس نے نرم لہجے میں کہا۔

"تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے؟" عمرو نے زنانہ مگر غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے جاسوس جادوگر کہتے ہیں۔" اس نے کہا "اور میرا کام شہر میں آنے والے

ہر اجنبی کی پڑتال کرنا ہے۔

"اچھا تو تم ہو جاسوس جادوگر" عمرو نے سر ہلا کر کہا "مجھے تمہاری ہی تلاش تھی۔"

"کیوں — ؟ اس بار جاسوس جادوگر حیران ہو کر بولا۔

عمرو بولا "میری بڑی بہن یہاں رہتی ہے شاید تم اس کو جانتے بھی ہو گے اس کا نام چاندنی جادوگرنی ہے اس نے مجھے کہا تھا کہ جب میں اس سے ملنے طلسم باطن میں آؤں تو جاسوس جادوگر سے اس کے گھر کا پتا معلوم کر لوں"

"مگر میں تو کسی چاندنی جادوگرنی کو نہیں جانتا۔" جاسوس جادوگر نے کہا۔

"اور جہاں تک مجھے علم ہے اس شہر میں چاندنی نام کی کوئی بھی جادوگرنی نہیں رہتی۔"

"ہائے پھر اب میں کہاں جاؤں شام ہونے والی ہے میرا تو اس شہر میں کوئی اور واقف بھی نہیں ہے جس کے پاس رات گزاروں"۔ عمرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

جاسوس جادوگر مسکرا کر بولا "تم میرے پاس رات گزارو وہاں تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی کل دن میں، میں تمھاری بہن کو تلاش کرنے کی کوشش کروں گا۔ جب تک وہ نہ ملے تم میرے پاس قیام کرنا۔"

عمرو چاہتا بھی یہی تھا اس نے خوش ہو کر کہا "اوہ جاسوس جادوگر تم کتنے اچھے ہو بہت پیارے ہو جی چاہتا ہے تم جیسے رحم دل سے شادی کر لوں"

"اچھا تو کر لو شادی تمھیں کون روکتا ہے؟ جادوگر بھی خوش ہو کر بولا۔

"تمھارے شہر کا گورنر ہوشیار جادوگر مجھے پسند کرتا ہے۔ اگر اسے پتہ چل گیا کہ میں تمہارے پاس رہ رہی ہوں تو وہ تمھیں چھوڑے گا نہیں۔

"مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تم آؤ میرے ساتھ" جاسوس جادوگر نے



لاپرواہی سے کہا۔
عمرو دل ہی دل میں بہت خوش ہوا اس کے ساتھ چل پڑا وہ اسے اپنے
وسیع و عریض اور خوبصورت مکان میں لایا اور ایک سجے سجائے کمرے میں بٹھایا اس
نے عمرو سے کہا۔
" مجھے اپنا نام تو بتاؤ۔ تمہارے ماں باپ کہاں رہتے ہیں؟"
عمرو نے کہا کہ میرے ماں باپ مر چکے ہیں صرف ایک بہن چاندنی جادوگرنی
ہے وہ بھی اب معلوم نہیں کہاں ہے۔ ویسے میرا نام زنبیل جادوگرنی ہے"۔
" زنبیل جادوگرنی یہ تو بہت عجیب نام ہے"۔ جاسوس جادوگر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
بہر حال اگر تم شادی پر رضامند ہو تو میں تیاریاں کروں۔
ضرور مگر یہ تو بتاؤ حق مہر میں کیا دو گے؟ عمرو نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔
" اس کی تم فکر نہ کرو میرے پاس ساری عمر کی کمائی موجود ہے"۔ جاسوس
جادوگر نے کہا " میں سب کچھ تمھیں دینے کو تیار ہوں۔ تم چاہو تو میں تمھیں اپنا خزانہ
دکھا سکتا ہوں"۔
عمرو کوئی جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ مکان کے بیرونی دروازے پر دستک
ہونے لگی۔

ہوشیار جادوگر کو ہوش آیا تو وہ بوڑھے ایلچی کو غائب پا کر حیران ہوا پھر اسے
نشہ آور شراب کا گلاس یاد آیا تو وہ سمجھ گیا کہ بوڑھے نے ہی اس کے گلاس میں کوئی

نشہ آور چیز ملائی تھی اسے بوڑھے کی مکاری پر بہت غصہ آیا پھر فوراً ہی اسے یاد آیا
کہ اس نے بوڑھے ایلچی کو خزانے کی چابی دی تھی بس یہ خیال آتے ہی گھبرا گیا کہ کہیں
مکار بوڑھا سارا خزانہ ہی نہ لے گیا ہو۔ وہ جلدی سے اٹھا اور کمرے سے نکل
آیا ساتھ والے کمرے کا دروازہ مقفل تھا۔ اور اس کے پاس چابی نہیں تھی مجبوراً
اس نے ایک منتر پڑھ کر قفل پر پھونک ماری قفل غائب ہو گیا وہ دروازہ کھول کر اندر داخل
ہوا مگر اندر کا منظر دیکھتے ہی وہ غضبناک ہو گیا۔

فرش پر اس کی بیوی بیہوش پڑی تھی اور خزانہ غائب تھا ایک درہم تک
باقی نہ رہا تھا۔ یقیناً" یہ بوڑھے کی کارستانی ہے اس نے جلدی سے اسے اٹھایا
اور اپنے کمرے میں لا کر اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے چند لمحوں بعد اس کو ہوش
آگیا۔ مگر جونہی اس کی نظر ہوشیار جادوگر پر پڑی وہ حیرت زدہ ہو کر اٹھ بیٹھی

"اوہ تم ایلچی ہو ہوشیار کہاں ہے؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"اری کمبخت میں ہوشیار ہوں اور وہ ایلچی کوئی عیار تھا وہ ہمارا خزانہ لوٹ کر
فرار ہو چکا ہے"

"مگر تمہاری شکل تو ایلچی جیسی ہے اور جس نے مجھے بیہوش کر دینے والا عطر سونگھا
کر بیہوش کیا تھا۔ وہ ہوشیار جادوگر تھا آخر یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے؟" اس کی بیوی
نے پوچھا۔

ہوشیار جادوگر اس کی بات سن کر چونکا اس نے جلدی سے آئینے میں اپنی
شکل دیکھی تو حیران رہ گیا کہ ہو بہو بوڑھا ایلچی نظر آ رہا تھا۔ اس نے رومال چہرے پر
پھیرا تو اس کے چہرے پر لگا رنگ اترنے لگا۔



"یقیناً" "اس بوڑھے نے مجھے اپنا ہمشکل بنا کر خود کو میرا ہمشکل بنایا تھا اور خزانہ لوٹا تھا۔ میں ابھی اس کے بارے میں معلوم کرتا ہوں"

اتنا کہہ کر ہوشیار جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پھونکا فوراً ہی ایک طلسمی پتلا نمودار ہوا۔

"کیا حکم ہے میرے آقا" پتلے نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"بوڑھا ایلچی کون تھا اور اب وہ کہاں ہے؟ ہوشیار جادوگر نے پوچھا۔"

"بوڑھا اصل میں عمرو تھا اور اب وہ جاسوس جادوگر کے مکان میں ہے۔"

پتلے نے جواب دیا اور غائب ہو گیا مگر اس کا جواب سن کر ہوشیار جادوگر اچھل پڑا جبکہ اس کی بیوی بھی حیران و پریشان نظر آ رہی تھی ہوشیار جادوگر کی یہ حسرت تو پوری ہو گئی تھی کہ عمرو کبھی طلسم باطن میں آتا مگر وہ اسے گرفتار کرنے سے پہلے ہی اس کے ہاتھوں لٹ گیا اس احساس نے ہوشیار جادوگر کو غضب ناک کر دیا۔ وہ کمرے سے نکل کر صحن میں آیا اور تالی بجائی فوراً ہی ایک غلام اس کے قریب پہنچ گیا۔

"کوتوال کو بلا لاؤ اسے کہو چند سپاہیوں کو ساتھ لیتا آئے" ہوشیار جادوگر نے غلام کو حکم دیا۔

غلام فوراً کوتوال کو بلانے چلا گیا۔ ہوشیار جادوگر غصے کے عالم میں وہیں ٹہلنے لگا چند لمحوں بعد کوتوال آ گیا۔ اس کے ساتھ چار سپاہی بھی تھے۔

کیا حکم ہے جناب! کوتوال نے سلام کرنے کے بعد پوچھا۔

عمرو عیار طلسم میں گھس آیا ہے اور تمھیں خبر لگی نہیں۔" وہ غصیلے لہجے میں

"مجھے افسوس ہے جناب!" کوتوال نے پریشان ہو کر کہا۔ مگر وہ کب آیا

بکواس بند کرو۔ وہ میرا خزانہ لوٹ کر چلا گیا ہے اور تم پوچھتے ہو کب آیا تھا۔"
ہوشیار رجاد وگر غرا کر بولا "جاؤ وہ جاسوس جادوگر کے گھر چھپا ہوا ہے۔ اسے گرفتار کر کے
میرے پاس لے آؤ اگر وہ مقابلے کی کوشش کرے تو اسے ہلاک کر دینا اور یہ بھی معلوم
کرنا کہ جاسوس جادوگر نے اسے پناہ دی ہے یا اور کوئی بات ہے جاؤ۔"
کوتوال نے سپاہیوں کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور محل سے نکل گیا۔

دستک سن کر عمرو چونک پڑا جاسوس جادوگر اٹھتا ہوا بولا "نہ جانے کون ہے میں
دیکھتا ہوں جا کر!"
عمرو نے جلدی سے کہا۔ "ٹھہرو میں تمھارے ساتھ چلتا ہوں کیا پتا وہ ہوشیار
جادوگر کے آدمی ہوں۔
"جو بھی ہوئے میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا" جاسوس جادوگر "تم فکر نہ کرو
جب تک ضروری نہ ہو باہر نہ آنا۔"
اتنا کہہ کر جاسوس جادوگر کمرے سے باہر نکل گیا عمرو اٹھا اور دروازے کی آڑ
میں کھڑے ہو کر بیرونی دروازے کی طرف دیکھنے لگا جاسوس جادوگر نے دروازہ کھولا
باہر کوتوال اور چار سپاہی کھڑے تھے۔ جادوگر کا عہدہ کوتوال سے بڑا تھا۔ اس
لیے کوتوال ادب سے بولا۔
"جناب تکلیف کی معافی چاہتا ہوں مگر مجبوری تھی کہ آنا پڑا۔ عمرو عیار گورنر
کا خزانہ لوٹ کر یہاں آ چھپا اور گورنر نے مجھے اس کی گرفتاری کا حکم دے کر بھیجا ہے۔
عمرو عیار۔! جاسوس جادوگر حیرت زدہ ہو کر بولا" مگر یہاں تو کوئی عمرو شمرو

نہیں ہے ۔ میں مکان میں تنہا اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہوں ۔"

" اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی اور گورنر کی تسلی کے لیے تلاشی لے ل
کوتوال نے جھجکتے ہوئے پوچھا ۔

" ضرور مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر اندر میری بیوی زنبیل جادوگرنی بیٹھ
ہے اسے تنگ نہ کرنا جادوگر نے کہا ۔

" آپ بے فکر رہیں جناب" کوتوال بولا اور سپاہیوں کو اشارہ کیا کہ وہ کمرد
کی تلاشی لیں سپاہی تلاشی لینے میں مصروف ہوگئے ۔ عمرو اطمینان سے جا کر پلنگ
پر لیٹ گیا اور چہرے پہ دوپٹہ کر لیا ایک سپاہی اندر آیا ۔ اور اسے دیکھ کر دوبارہ در
پر آ کھڑا ہوا ۔

سپاہیوں نے تلاشی لینے کے بعد کوتوال کو آ کر بتایا کہ اندر کوئی عمرو یا دوسرا م
نہیں ہے ۔"

کوتوال نے ایک بار پھر جاسوس جادوگر سے معافی مانگی اور سپاہیوں کے سا
مکان سے نکل گیا مگر اب جاسوس جادوگر سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی اس کے مکان
عمرو چھپا ہوا ہے یا کوتوال اس بہانے سے اس کے مکان کی تلاشی لینا چاہتا تھا ۔ یہ
سوچتا ہوا وہ کمرے میں آیا عمرو سمجھ گیا کہ وہ کن سوچوں میں گم ہے ۔

تم کچھ پریشان ہو عمرو نے بڑے پیار سے پوچھا ۔

" ہاں ان سپاہیوں کو تمہاری نہیں عمرو کی تلاش تھی ۔"

" اچھا عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا پھر سوچ کر بولا " یقیناً" ہوشیار جاد
میری وجہ سے تمہیں کسی الزام میں پھانسنا چاہتا ہے ۔ تاکہ تمہیں جاسوسی کے عہد

سے ہٹا کر مجھ سے زبردستی شادی کر لے مگر قسم سامری جمشید کی زہر کھا کر مر جاؤں گی مگر اس ذلیل ہوشیار سے شادی نہیں کروں گی۔ اگر تمہارا اس سے آمنا سامنا ہو جائے تو اسے یہ بات بتا دینا۔"

مریں تمہارے دشمن زنبیل جادوگرنی ۔" جاسوس جادوگر نے مسکرا کر کہا۔" میں ہوشیار جادوگر کے پاس جا رہا ہوں اس سے پوچھوں گا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔"

" ٹھہرو ایک گلاس شراب پی لو تا کہ تمہاری پریشانی میں اضافہ نہ ہو عمرو نے جلدی سے کہا۔

" بہت خیال ہے تمہیں میرا" جاسوس جادوگر نے مسکرا کر کہا۔" سامنے الماری میں شراب کی بوتل رکھی ہے۔

عمرو الماری کے پاس گیا اس نے الماری کھول کر شراب کی بوتل نکالی اور اپنے جسم کی آڑ لے کر اس میں تھوڑا سا سفوف بیہوشی ملا دیا پھر مڑا اور میز پر رکھے گلاس میں شراب انڈیل کر جاسوس کو پیش کی۔

کیا تم نہیں پیو گی زنبیل ۔" جاسوس جادوگر نے پوچھا۔

" نہیں میں دن میں شراب نہیں پیتی صرف پانی پیتی ہوں" عمرو نے مسکرا کر کہا۔

جاسوس جادوگر اس کی ہر بات پر حیران تو ہوا مگر مزید کوئی سوال کیے بغیر شراب پینے لگا ادھر گلاس خالی ہوا ادھر جاسوس بیہوش ہو کر کرسی سے نیچے آ پڑا۔ عمرو مسکرایا اور اپنی کاروائی میں مصروف ہو گیا

کوتوال نے واپس جا کر گورنر ہوشیار جادوگر کو بتایا کہ عمرو عیار جاسوس جادوگر



کے مکان میں نہیں ہے اور اس نے مکان کی پوری تلاشی لی ہے ۔ اس پر ہوشیار جادوگر پھر سوچنے لگا کہ عمرو کہاں غائب ہو گیا ۔

کوتوال کو رخصت کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آیا اور ایک منتر پڑھ کر فرش پر پاؤں مارا فوراً ہی طلسمی تپلا نمودار ہوا ۔

"کمبخت ۔ تم تو کہتے تھے کہ عمرو جاسوس جادوگر کے مکان میں ہے" ہوشیار جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا "مگر کوتوال کو وہاں عمرو نہ ملا اور وہاں سے ناکام واپس آیا ہے ۔"

طلسمی تپلا بولا "میرے آقا ۔ وہ اب بھی وہیں ہے ۔ سپاہیوں نے اسے دیکھا تھا مگر پہچان نہ سکے کیونکہ عمرو اس وقت زنبیل جادوگرنی کی شکل میں جاسوس جادوگر کی بیوی بنا ہوا تھا ۔"

اتنا کہہ کر طلسمی تپلا غائب ہو گیا ۔ ہوشیار جادوگر کو جاسوس جادوگر پر بہت غصہ آیا کہ اس نے جان بوجھ کر عمرو کو پناہ دے رکھی ہے وہ خود ہی جاسوس جادوگر کے گھر کی طرف چل دیا ۔ وہاں پہنچ کر اس نے دروازے پر دستک دی چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دروازہ کھولنے والا جاسوس جادوگر تھا ۔ اس نے ہوشیار جادوگر کو سلام کیا ہوشیار جادوگر نے سلام کا جواب دینے کی بجائے غصیلے لہجے میں کہا ۔

"تم نے سپاہیوں کو دھوکا دیا حالانکہ تم نے عمرو کو اپنی بیوی بنایا ہوا ہے ۔"

"اوہ ۔۔۔ کیا واقعی جناب ۔ ؟ جاسوس جادوگر نے چونک کر کہا" "اگر وہ میری بیوی کے روپ میں ہے تو مجھے بالکل علم نہیں کہ وہ عمرو ہے ۔"

"ہاں ۔۔۔ وہ تمہاری بیوی بنا ہوا ہے اسے میرے حوالے کر دو میں نے

عمرو کی گرفتاری کا عہد کیا ہوا ہے۔" گوریز ہوشیار جادوگر نے کہا۔ اور اگر تم نے اس کی مدد کرنے کی کوشش کی تو مارے جاؤ گے۔"

"کمال کرتے ہیں آپ مجھے کیا ضرورت ہے اس کی مدد کرنے کی بلکہ میں تو اُسے اب سزا دوں گا" جاسوس جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا" اگر مجھے پہلے علم ہوتا کہ وہ عمرو ہے تو میں اسے پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔"

"نہیں ۔۔ اسے اب سزا میں دوں گا اسے میرے حوالے کر دو۔" ہوشیار جادوگر نے کہا۔

جاسوس جادوگر کمرے میں گیا اور زنبیل جادوگرنی کو اٹھا لایا وہ بے ہوش تھی۔ جاسوس نے ہوشیار جادوگر سے کہا۔

"میں نے اسے بیہوش کر دیا ہے تاکہ یہ آپ کی گرفت سے نکل بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔"

"یہ تم نے اچھا کیا۔" ہوشیار جادوگر نے کہا۔

پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر زنبیل جادوگرنی پر پھونکا فوراً زنبیل جادوگرنی کے جسم کے قریب زمین سے ایک اژدہا برآمد ہوا اور اس نے زنبیل جادوگرنی کے جسم کے گرد خود کو لپیٹ لیا۔

"اسے میرے محل پہنچا دو!" ہوشیار جادوگر نے اژدھے کو حکم دیا۔

اژدھا زنبیل جادوگرنی کے جسم کو اٹھائے فضا میں بلند ہوا اور ہوشیار جادوگر کے محل کی طرف اڑنے لگا اور ہوشیار جادوگر بھی جاسوس جادوگر کے مکان سے نکل کر اپنے محل کی طرف چل دیا اس کے جانے کے بعد جاسوس جادوگر کمرے



میں آیا اور دروازہ اندر سے بند کر کے پلنگ پر بیٹھ گیا وہ دراصل عمرو عیار تھا۔
جو روغن عیاری سے جاسوس جادوگر کا ہم شکل بنا ہوا تھا۔ اور اس نے جاسوس جادو
کو زنبیل جادوگرنی کا ہمشکل بنا کر ہوشیار جادوگر کے حوالے کر دیا تھا مگر اب اسے کوئی
نیا روپ دھارنے کی ضرورت تھی چنانچہ پہلے تو اس نے اٹھ کر تلاشی لی اور وہاں
موجود تمام مال و زر اپنی زنبیل میں ڈال لیا اور روغن عیاری سے اپنی شکل تبدیل
کرنے لگا۔

اس نے دوبارہ خود کو حسین و جمیل اور نوجوان لڑکی بنایا اور زرق و برق لباس
پہن کر مکان سے باہر نکل آیا گلی سے نکل کر بازار میں پہنچ گیا۔ وہاں ایک صراف
کی بڑی دوکان دیکھ کر عمرو کے منہ میں پانی بھر آیا اور وہ دکان میں داخل ہوا تو
صراف نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"آیئے تشریف رکھیں!" صراف بولا کیا خدمت کی جائے آپکی۔

عمرو عیار نے جواب دینے کی بجائے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور ایک ہیرے
جواہرات کا مرصع ہار نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

زنبیل جادوگرنی کو اٹھا کر اڑنے والا اژدہا ہوشیار جادوگر کے محل میں اترا اور زنبیل
جادوگرنی کو زمین پر چھوڑ کر خود زمین میں سما گیا کچھ دیر ہوشیار جادوگر بھی وہاں آ پہنچا
اس نے جادوگرنی کو ایک غلام کے ذریعے ایک کمرے میں بند کر دیا اور خود بیوی کے
کمرے میں آ گیا۔

"آپ کہاں چلے گئے تھے؟ بیوی نے پوچھا۔

"عمرو کو گرفتار کرنے ؟ جادوگر نے ہنس کر کہا " وہ کمبخت عورت بنا ہوا تھا اور جاسوس جادوگر کو اس کی اصلیت کا پتہ نہیں تھا میں نے جب اس کو بتایا تو اس نے عمرو کو بیہوش کر کے میرے حوالے کر دیا۔"

" آپ اس کا کیا کرو گے ؟" بیوی نے مسکرا کر پوچھا۔

افراسیاب کو اطلاع دوں گا،" ہوشیار جادوگر بولا " جیسا وہ حکم دے گا" پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر فرش پر پاؤں مارا فوراً ہی فرش سے ایک طلسمی پتلا برآمد ہوا۔

"کیا حکم ہے میرے آقا" پتلے نے پوچھا۔

" جا کر شہنشاہ افراسیاب کو میری جانب سے اطلاع دو کہ میں نے عمرو عیار کو گرفتار کر رکھا ہے آپ حکم دیں کہ اسے ہلاک کر دیا جائے یا آپ کے پاس بھیج دوں۔"

طلسمی پتلا غائب ہو گیا ہوشیار جادوگر اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا آدھے گھنٹے میں طلسمی پتلا نمودار ہوا۔

"شہنشاہ نے آپ کی اطلاع پر کتاب سامری کا مطالعہ کیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جسے تم نے گرفتار کر رکھا ہے وہ عمرو نہیں بلکہ جاسوس جادوگر ہے اور اصل عمرو ایک صراف کی دکان پر بیٹھا ہے۔"

یہ سُن کر ہوشیار جادوگر حیرت سے اچھل پڑا اس کی بیوی بھی پریشان نظر آ رہی تھی۔

" انھوں نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ آپ فوراً عمرو کو گرفتار کر کے دربار میں

بھیج دیں اس کے علاوہ افراسیاب اپنا ایک خاص جاسوس بھی ادھر بھیج رہا ہے۔ اگر آپ عمرو کو گرفتار نہ کر سکیں تو وہ کرے گا۔ اس سے تعاون کیا جائے" پتلے نے مزید بتایا۔

اوہ اس جاسوس کا نام کیا ہے؟" ہوشیار جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

" اس کا نام شمران جادوگر ہے۔" پتلے نے جواب دیا " اور کچھ دیر بعد وہاں پہنچ جائے گا۔"

اتنا کہہ کر پتلا غائب ہو گیا ہوشیار جادوگر نے سوچا کہ شمران جادوگر کے آنے سے پہلے اسے عمرو کو گرفتار کر لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ شمران جادوگر بازی لے جائے اس نے دوسرے کمرے میں آ کر زنبیل جادوگرنی پر ایک منتر پھونکا۔ جادوگرنی کے چہرے سے روغن عیاری غائب ہو گیا اور اس کی جگہ جاسوس جادوگر کا چہرہ نظر آنے لگا۔ ہوشیار جادوگر نے دوسرا منتر پڑھ کر جاسوس جادوگر پر پھونکا۔ اور اسے ہوش آگیا۔

میں کہاں ہوں؟ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جہنم میں!" ہوشیار جادوگر نے غصے سے دانت پیس کر کہا پھر کھڑا ہو گیا۔ ہوشیار جادوگر نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

" کیا تمھیں علم ہے کہ تم کس طرح بیہوش ہوئے اور تمھارا یہ حلیہ کس نے بنایا"

" نہیں جناب میں نے تو آپ کی طرف آنے والا تھا کہ بیوی کے کہنے پر شراب کا گلاس پیا اور پھر ہوش نہ رہا" جاسوس جادوگر نے پریشان ہوتے ہوئے

" کمبخت وہ تمھاری بیوی اصل میں عمرو عیار تھا تمھیں بیہوش کرنے کے بعد



وہ تمھارا ہمشکل بن گیا اور تمھیں اپنا ہمشکل بنا کر میرے حوالے کر دیا کہ تم عمرو ہو۔"
ہوشیار جادوگر نے کہا" جاؤ اب دفع ہو جاؤ یہاں سے اور جا کر اپنے باپ عمرو
کو تلاش کرو۔"

جاسوس جادوگر کو عمرو پر بہت غصہ آیا اور وہ دل ہی دل میں اس کے
قتل کا عہد کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا اس کے جانے کے بعد ہوشیار جادوگر
نے چند سپاہیوں کو طلب کیا اور ان کے ساتھ بازار کی طرف چل دیا تاکہ عمرو کو
گرفتار کر سکے۔

ہار دیکھ کر صراف کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی اور وہ جلدی سے بولا۔
"یہ تو میرے ہاتھ کا بنا ہوا ہے"
عمرو زنانہ آواز میں بولا" اسی لیے تو تمہارے پاس آئی ہوں مجھے اس کے
ساتھ کے پچاس ہار چاہئیں۔"
"پچاس صراف آنکھیں پھاڑ کر بولا مگر میرے پاس تو صرف دو تیار ہیں۔"
"اچھا فی الحال وہی دکھا دو۔" عمرو نے کہا" باقی کل تیار کر دینا۔"
"میں پچھلے کمرے سے نکال کر لاتا ہوں۔" صراف نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"نہیں یہاں لانے کی ضرورت نہیں مجھے اندر ہی دے دینا" عمرو جلدی سے
بولا" میں نہیں چاہتی کہ کسی کو ہاروں کی خریداری کا علم ہو اور وہ میرے چچا
گورنر ہوشیار کو جا کر بتائیں کہ میں فضول خرچی کرتی پھر رہی ہوں گی۔
"اچھا تو تم گورنر کی بھتیجی ہو۔" صراف نے سر ہلا کر کہا" آؤ میرے ساتھ"
عمرو اس کے ساتھ دوکان کے عقبی کمرے میں آیا صراف نے ایک صندوق



کھولا تو اس میں بیش بہا زیورات بھرے ہوئے تھے مگر وہ ہار نہیں تھے اس نے
دوسرا صندوق کھولا وہ بھی قیمتی زیورات سے بھرا ہوا تھا اس میں ویسے ہی دو ہار
موجود تھے۔ جیسا عمرو نے دکھایا تھا۔ اس نے دونوں ہار عمرو کو دکھائے عمرو نے
ہار نے کر سونگھے اور منہ بنا کر بولا۔

ان میں سے بدبو آرہی ہے صندوقوں کو کھلا رکھا کرو یا یہ عطر چھڑک دیا کرو
عطر بڑی پیاری خوشبو ہے۔

"سونگھ کر دیکھو۔ کیسی پیاری خوشبو ہے۔ یہ خالص چنبیلی کا عطر ہے۔
صراف نے شیشی کھول کر ناک سے لگائی مگر سونگھتے ہی بیہوش ہو کر گر
پڑا عمرو نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے شیشی لے کر زنبیل میں داخل کی اور دونوں
صندوقوں کا مال نکال کر زنبیل میں بھرنے لگا۔

سارا زیور لوٹنے کے بعد دکان سے نکل آیا چند قدم کے فاصلے پر ایک اور
سنار کی دکان تھی عمرو وہاں پہنچا تو سنار نے اس کی بڑی پذیرائی کی پھر آمد کا
مقصد پوچھا۔ عمرو نے جیب سے وہی ہار نکال کر اسے دکھایا اور زنانہ آواز میں بولا۔
"کل میری شادی ہے اور مجھے ایسے چالیس ہار چاہئیں۔
سنار نے حیران ہو کر کہا۔" چالیس ہار کل شام تک تیار ہو جائیں گے کچھ رقم
پیشگی دے جاؤ۔

عمرو نے منہ بنا کر کہا کہ پہلے وہ ہیرے تو دکھاؤ جو ہاروں میں لگاؤ گے۔"

"آؤ" سنار نے کہا۔ اور عقبی کمرے میں گھس گیا عمرو بھی کمرے میں آگیا۔
اندر پانچ چھ آہنی الماریاں رکھی تھیں سنار نے ایک الماری کھول کر اس میں



پڑے ہیرے جواہرات دکھائے عمرو نے کہا۔

" یہ ٹھیک ہیں میرے ہاروں میں یہی لگا دینا۔"

سنار الماری بند کرنے لگا تو عمرو نے زنبیل سے سفوف نکالا اور ہیروں پر چھڑکنے لگا۔

" یہ کیا کر رہی ہو لڑکی ؟" سنار نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں انھیں خوشبودار بنا رہی ہوں " عمرو بولا " دیکھو کیسا خوشبودار سفوف ہے۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر سفوف بیہوشی اس کی ناک پر مل دیا۔ سنار نے سانس لیا اور بیہوش ہو کر گر پڑا عمرو نے فوراً اس کی الماریوں سے سونا چاندی اور تیار زیورات نکال کر زنبیل میں بھرنا شروع کر دیئے پھر اس نے روغن عیاری نکالا اور اپنی شکل سنار جیسی بنانے لگا۔ سنار کا ہمشکل بننے کے بعد اس نے سنار کو باندھ کر وہیں ڈال دیا۔ اور خود کمرے سے نکل کر سنار کی جگہ پر آبیٹھا وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد ایک آدمی دوکان پر آیا اس نے عمرو کو غور سے دیکھا عمرو بھی چونک پڑا مگر اس سے پہلے کہ عمرو سنبھلتا اس نے ایک منتر پڑھ کر عمرو پر پھونکا اور عمرو کے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے وہ ہاتھ پاؤں مارنے سے معذور ہو چکا تھا۔

ہوشیار جادوگر نے راستے میں سوچا کہ پہلے عمرو کا تازہ پتہ معلوم کرنا چاہیے۔ اس نے منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا اور طلسمی پتلے کے نمودار ہونے پر اس سے پوچھا۔

" عمرو اس وقت کہاں ہے اور کس شکل میں ہے ؟ "

پتلے نے جواب دیا " عمرو خوبصورت لڑکی بنا ہوا ہے رنگو صراف کی دوکان



کے عقبی کمرے میں ہار دیکھ رہا ہے۔

پتلے کا جواب سُن کر ہوشیار جادوگر سمجھ گیا کہ عمرو زنگو صراف کو لوٹنے گیا ہے
وہ تیزی سے زنگو صراف دوکان کی طرف بڑھنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ مکان میں
پہنچا تو زنگو صراف فرش پر بیہوش پڑا تھا۔ اور دو خالی صندوق کھلے ہوئے
تھے۔ شیشے کی الماریوں میں سے بھی تمام زیور غائب تھا۔ مگر وہاں عمرو نہیں تھا

"وہ زیادہ دُور نہیں گیا ہوگا" ہوشیار جادوگر نے اپنے سپاہیوں سے کہا
"تُم میں سے ایک یہاں ٹھہر کر اسے ہوش میں لائے باقی میرے ساتھ آئیں
ممکن ہے وہ کسی اور دوکان پر ڈاکہ ڈال رہا ہو"

وہ دوکان سے نکلا ہی تھا کہ ایک آدمی نے اس کے قریب آکر اسے سلام کیا
"میرا نام شمران جادوگر ہے اور مجھے افراسیاب نے بھیجا ہے اس آدمی نے کہا
ہوشیار جادوگر نے اس سے ہاتھ ملایا اور بولا "میں عمرو کو یہاں گرفتار کرنے
آیا تھا مگر وہ کچھ دیر پہلے ہی دوکان لوٹ کر فرار ہوگیا ہے۔ تم آ ہی گئے ہو تو تم اسے
تلاش کر کے گرفتار کر لو"

ٹھیک ہے اب تم آرام کرو" شمران جادوگر نے کہا "میں عمرو کو گرفتار کر کے
آتا ہوں"

"کیا تمھیں معلوم ہے کہ عمرو کہاں ہے ہوشیار جادوگر نے چونک کر پوچھا
"ہاں مگر بتاؤں گا نہیں کیونکہ عمرو کو گرفتار کرنے کا کارنامہ میں خود انجام دینا
چاہتا ہوں شمران جادوگر نے کہا" میں نے ابھی ابھی معلوم کیا ہے کہ عمرو زنگو صراف کو لوٹ
کر کہاں گیا ہے۔

"اچھا تم عمرو کو گرفتار کرنے کے بعد میرے محل آنا - اور شام کو کھانا کھا کر جانا۔" ہوشیار جادوگر نے کہا اور سپاہیوں کے ہمراہ بازار سے نکل گیا۔

شمران جادوگر آگے بڑھا اور ایک سنار کی دوکان پر پہنچ گیا اس نے سنار کو غور سے دیکھا پھر فوراً ہی اس پر ایک منتر پھونک کر اسے بے بس کر دیا کیونکہ وہ سنار اصل میں عمرو عیار تھا۔

کون ہو تم اور تم نے مجھ پر کیوں جادو کیا ہے۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"عمرو ہوش سے بات کرو۔" شمران جادوگر نے ہنس کر کہا۔ میں نے تمھیں پہچاننے کے بعد جادو کیا ہے اب تم خود کو گرفتار سمجھو۔

"بکواس بند کرو" عمرو غرایا "میں عمرو نہیں ہوں تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے۔

"ابھی پتہ چل جاتا ہے کہ غلط فہمی کسے ہوئی ہے" شمران جادوگر نے کہا۔ اور ایک منتر پڑھنے لگا عمرو نے ہاتھ پاؤں ہلانے کی کوشش کی مگر اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو چکے تھے کہ لگتا تھا کہ جسم کیساتھ ہی نہیں ہیں۔ شمران جادوگر نے منتر پڑھ کر اس کے چہرے پر پھونکا اور عمرو کے چہرے سے روغن عیاری اڑ گیا اب وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔

"آئینے میں اپنی شکل دیکھو اور کہو کہ تم عمرو ہو یا نہیں"، شمران جادوگر نے ہنس کر کہا۔

"اچھا تم چاہتے کیا ہو؟" عمرو نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"تمھیں گرفتار کر کے افراسیاب کی خدمت میں پیش کروں گا۔" شمران جادوگر نے کہا "مگر میں نے ایک رات ہوشیار جادوگر کے محل میں قیام کر کے صبح روانہ ہونا ہے۔ اس لیے تم رات بھر کوہ عقیق پر قید رہو گے۔" اتنا کہنے کے بعد شمران جادوگر نے ایک منتر



پڑھا اور عمرو پر پھونکا جس سے عمرو کے ہاتھ پاؤں تو ٹھیک ہو گئے مگر وہ ایک آہنی پنجرے میں بند ہو چکا تھا۔ جادوگر نے دوسرا منتر پھونکا اور وہ پنجرہ دکان سے نکل کر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

طلسمی پنجرے میں بند عمرو بہت پریشان تھا کہ وہ اس سے کوئی عیاری کر کے خود کو بچا سکتا ہے نہ ہی وہ پنجرے سے نکل سکتا تھا۔ کیونکہ پنجرے پر طلسمی قفل لگا ہوا تھا۔ اور اسے جادو کے ذریعے ہی کھولا جا سکتا ہے۔ طلسمی پنجرہ اسے لیے فضا میں ایک جانب تیزی سے تیرتا چلا جا رہا تھا۔ شمران نے کہا تھا کہ وہ رات بھر کوہ عقیق کی کسی چوٹی پر پنجرے میں بند رہے گا۔ مگر عمرو جانتا تھا کہ جس سمت پنجرہ جا رہا تھا اس طرف کوہ عقیق نہیں تھا۔ ایک گھنٹہ کے بعد پنجرہ کوہ عقیق کی پہاڑیوں میں پہنچا تو عمرو حیران ہوا کہ وہ یہاں کیسے پہنچ سکتا ہے۔ پنجرہ ایک وادی میں اتر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد طلسمی پنجرہ ایک بلند پہاڑ کی موجود ایک غار میں داخل ہوا غار اندر سے بہت وسیع تھا۔ اور اس میں ایک دیوار کے پاس کسی دیو کا اونچا مجسمہ کھڑا تھا جس کا ایک ہاتھ غار کی چھت تک بلند تھا۔ اور غار کے فرش سے کم از کم چالیس گز بلند تھا۔ پنجرہ دیو کے بت کے بلند ہاتھوں میں جا کر پھنس گیا۔

عمرو غور سے غار کا جائزہ لے رہا تھا۔ غار میں اس بت کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ اور پنجرے سمیت وہ اتنی بلندی پر تھا تو اگر پنجرے کا دروازہ کھل بھی جاتا تو چالیس گز کی بلندی سے نیچے نہیں اتر سکتا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اس قید سے کس طرح نجات حاصل کی جائے۔ غار میں اندھیرا نہیں تھا بلکہ غار کی دیواروں سے پُر اسرار سی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ جس سے ماحول پوری طرح روشن تھا۔ اس روشنی میں دیو کے بت کی آنکھیں اس طرح چمک رہی تھیں جیسے وہ زندہ ہو۔ عمرو دیو کے چہرے پر نظر ڈالا



تو اسے خوف محسوس ہوتا تھا۔ اس لیے اس نے آنکھیں بند کرلیں اور اپنی رہائی کی ترکیب سوچنے لگا۔

ادھر شمران جادوگر ہوشیار جادوگر کے محل میں پہنچا ہوشیار جادوگر نے اسے اپنے کمرے میں بٹھایا

"سناؤ عمرو کو گرفتار کر آئے ہو"

"نہیں وہ کمبخت ہاتھ سے نکل گیا" شمران جادوگر نے جھوٹ بولا۔

دراصل اسے خطرہ تھا کہ ہوشیار جادوگر اس سے عمرو کو چھیننے کی کوشش کرے گا اور اگر اس نے عمرو کو گرفتار ہونے کا بتا دیا تو وہ اسے ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ شہر میں اس کی بے عزتی نہ ہو کہ باہر سے آنے والا جادوگر تو عمرو کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گیا مگر طلسم باطن کا گورنر ناکام رہ گیا۔

"مگر تم تو کہتے تھے کہ عمرو کو فوراً گرفتار کر لو گے" ہوشیار جادوگر نے طنز کیا۔

"صبح پھر کوشش کروں گا۔ فی الحال تو تمہاری دعوت کھانے آیا ہوں کوئی ناچ گانے کا بھی بندوبست کرو" شمران جادوگر نے مسکرا کر کہا۔

ہوشیار جادوگر نے اندازہ لگا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے مگر اس نے شک کا اظہار نہ کیا اور اس کے لیے بندوبست کرنے کے لیے غلام کو طلب کر لیا غلام آیا تو ہوشیار جادوگر نے اس سے کہا۔

"مہمان کے لئے کھانا لاؤ اور ہاں صحن میں آج ناچ ہوگا۔ کوتوال سے کہہ دو کہ تمام انتظامات کرے"

غلام چند منٹ بعد کھانا لے آیا کھانا کھانے کے بعد شمران جادوگر اور ہوشیار

جادوگر آپس میں باتیں کرنے لگے اتنے میں شام ہوگئی ہوشیار جادوگر شمران کو لیے صحن میں آیا۔ جہاں ناچ گانے کی محفل سجی ہوئی تھی شہر کے معزز افراد کرسیوں پر بیٹھے تھے باقی دریوں پر نظر آرہے تھے۔ خوبصورت اور خوش آواز رقاصائیں بھی موجود تھیں۔ شمران اور ہوشیار جادوگر تخت پر جا بیٹھے ان کے بیٹھتے ہی ناچ گانے شروع ہو گئے۔ شراب پی جانے لگی ہوشیار جادوگر نے اپنے ایک غلام کو تنہائی میں ہدایات دے دی تھیں۔ چنانچہ وہ شمران جادوگر کے لیے شراب کا گلاس لے آیا شمران نے شراب پی مگر فوراً ہی بیہوش ہوتا چلا گیا اس پر ہوشیار جادوگر مسکرا اور اٹھ کر محفل سے نکل آیا مگر رقص و سرور کا دور جاری رہا اور دیکھنے اور سننے والے جھومتے رہے۔

اپنے کمرے میں آکر ہوشیار جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر فرش پر پاؤں مارا فوراً ہی طلسمی پتلا نمودار ہوا۔

"کیا حکم ہے میرے آقا؟ طلسمی پتلے نے پوچھا۔

"عمرد کہاں ہے؟" ہوشیار جادوگر نے پوچھا۔

"کوہ عقیق کے ایک غار میں ——!" پتلے نے بتایا۔

"اوہ —— وہ وہاں کیسے پہنچ گیا؟ ہوشیار جادوگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اسے وہاں شمران جادوگر نے قید کر رکھا ہے۔" پتلے نے بتایا۔ "عمرو ایک پنجرے میں قید ہے۔"

یہ سن کر ہوشیار جادوگر کو شمران جادوگر کی غلط بیانی پر بہت غصہ آیا اس نے پتلے کی طرف اشارہ کیا اور وہ غائب ہو گیا تب وہ کمرے سے نکل

آیا باہر آکر غلاموں سے اس نے کہا۔

میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں۔شمران جادوگر میرے متعلق پوچھے تو کہنا "مجھے افراسیاب نے طلب کر لیا تھا"۔

چند اور ہدایات دینے کے بعد ہوشیار جادوگر محل سے نکل آیا محل سے دور آکر اس نے ایک منتر پڑھ کر آسمان کی طرف پھونکا فوراً ہی آسمان سے ایک طلسمی گھوڑا نیچے اتر آیا۔ ہوشیار جادوگر گھوڑے پر سوار ہوا اور اسے کوہ عقیق کی جانب چلنے کا حکم دیا۔

گھوڑا فضا میں بلند ہوا اور کوہ عقیق کی جانب اڑنے لگا ایک گھنٹے بعد گھوڑا کوہ عقیق پر پہنچ گیا۔

"اس غار کے سامنے اترو جس میں عمرو قید ہے"۔ ہوشیار جادوگر نے گھوڑے کو حکم دیا۔

گھوڑا ذرا آگے بڑھا اور پھر ایک پہاڑی کے سامنے زمین پر اتر گیا اس پہاڑی میں ایک چوڑا دھانہ نظر آ رہا تھا جو کہ غار میں داخل ہونے کا راستہ تھا۔ ہوشیار جادوگر گھوڑے سے اترا تو گھوڑا غائب ہوگیا ہوشیار جادوگر غار کے دھانے کی طرف بڑھا جونہی وہ غار میں داخل ہونے لگا اندر سے ایک خوفناک اژدھا منہ سے آگ کے شعلے خارج کرتا ہوا باہر نکل آیا۔

ہوشیار جادوگر گھبرا کر پیچھے ہٹ آیا اژدھا آگے نہ بڑھا اور دہانے پر ہی رک کر منہ سے شعلے خارج کرنے لگا۔

ہوشیار جادوگر نے ایک منتر پڑھا اور اس پر پھونک ماری مگر اژدھے پر کوئی

اثر نہیں ہوا تب اس نے ایک اور منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا فوراً ہی زمین سے
ایک طلسمی اژدھا نکل آیا جو آتشی اژدہے سے زیادہ لمبا اور موٹا تھا۔ اسے دیکھ کر
آتشی اژدھا اس پر حملہ کرنے کے لیے دہانے سے آگے بڑھا اور دوسرے ہی لمحے دونوں
اژدھے ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ ہوشیار جادوگر نے دہانہ خالی دیکھا تو
جلدی سے اندر داخل ہوگیا۔ باہر دونوں اژدہے خوفناک انداز میں پھنکارتے
ہوئے ایک دوسرے کو زیر کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر دونوں میں سے کوئی
بھی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔

ہوشیار جادوگر چلتا ہوا غار کے وسیع حصے میں پہنچ گیا جہاں ایک بہت بڑا
دیو کھڑا تھا اسی لمحے عمرو کی آنکھ کھل گئی جو پنجرے میں سو رہا تھا۔ اس نے حیرت سے
ہوشیار جادوگر کو دیکھا اور سوچنے لگا کہ وہ کیسے وہاں پہنچ گیا۔

"عمر یہ دیو کون ہے؟" ہوشیار جادوگر نے نرم لہجے میں پوچھا۔
یہ دیو کا مجسمہ ہے۔ اس بُت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں مگر شمران جادوگر

کہاں ہے؟" عمرو نے پوچھا۔
"جہنم میں" ہوشیار جادوگر نے مسکرا کر کہا۔

پھر وہ آگے بڑھا دیو کے بت کے پاس پہنچ کر اس نے دونوں ہاتھ بُت کے جسم پر
جمائے اور پاؤں ٹکا ٹکا کر اوپر چڑھنے لگا چالیس گز کے اونچائی تک پہنچنا آسان نہیں تھا
ہوشیار جادوگر ایک ایک انچ کر کے بُت پر چڑھتا رہا وہ عمرو کے پنجرے تک پہنچنا چاہتا
دیو کے سینے تک پہنچنے میں اسے آدھا گھنٹہ لگ گیا اور اس نے دیو کے گلے میں پڑے
ہوئے آہنی حلقے کو ایک ہاتھ سے پکڑ چند لمحے وہاں لٹکے وہ گہرے سانس لیتا رہا پھر مزید
اوپر چڑھنے لگا عمرو اسے بڑی توجہ سے دیکھ رہا تھا۔

شمران جادوگر کو ہوش آیا تو رقص اسی طرح جاری تھا مگر اسے ہوشیار جادوگر کہیں نظر نہ آیا وہ حیران تھا کہ اسے کیونکر نیند آگئی تھی پھر اس نے غور کیا تو اس کی سمجھ میں آیا کہ شراب میں کوئی نشہ آور چیز ملی ہوئی تھی یہ احساس ہوتے ہی تشویش ہوئی کہ ہوشیار جادوگر کہاں چلا گیا اس نے ایک غلام کو بلا کر اس کے بارے میں پوچھا۔

"جناب وہ تو شہنشاہ افراسیاب کے بلاوے پر دربار جا چکے ہیں"۔ غلام نے بتایا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے"۔ شمران جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"ایک گھنٹہ ہو چکا ہے" غلام نے جواب دیا "ویسے آپ اطمینان رکھیں ہم ان کی غیر موجودگی میں بھی آپ کی خدمت کرتے رہیں گے۔

"ٹھیک ہے اب میں سوؤں گا مجھے کمرے تک پہنچاؤ"۔ شمران جادوگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

غلام اس کے ساتھ اس کمرے تک آیا جس میں شمران کی رہائش کا بندوبست کیا گیا تھا۔ غلام کے جانے کے بعد شمران جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پھونکا۔ فوراً ہی فرش سے ایک طلسمی پتلا برآمد ہوا۔

"ہوشیار جادوگر کہاں گیا ہوا ہے اس نے سوال کیا۔

"وہ کوہ عقیق پر گیا ہوا ہے۔ اس نے سوال کیا۔

اوہ۔ کیوں؟ شمران جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"وہ عمرو کو پکڑنے گیا ہے تاکہ اسے افراسیاب کے سامنے پیش کر کے سرخرو ہو سکے۔ پتلے نے بتایا۔

"ہوں" شمران جادوگر غصے سے دانت پیستے ہوئے بولا "سرخرو تو میں



اسے ایسا کروں گا کہ اس کی پوری نسل میں سے بھی کوئی آئندہ سرخرو ہونے کی تمنا نہ
کرے گا۔"

اسے خاموش پا کر طلسمی پتلا غائب ہو گیا۔ چند لمحے سوچنے کے بعد شمران جادو گر
نے ایک منتر پڑھ کر چھت کی جانب پھونکا فوراً ہی چھت میں ایک کشادہ سوراخ ہو
گیا اور اس میں سے ایک طلسمی چمگادڑ اندر آ کر فرش پر بیٹھ گیا وہ چمگادڑ کسی خچر سے
کم نہیں تھا۔ شمران جادو گر چمگادڑ پر سوار ہو گیا اور چمگادڑ فرش سے بلند ہو کر چھت
کے اسی شگاف سے باہر نکل آیا اس کے باہر آتے ہی چھت برابر ہو گئی۔ اور چمگادڑ
شمران جادو گر کو اٹھائے تیزی سے کوہ عقیق کی سمت اڑنے لگا۔

شمران منہ ہی منہ میں ایک منتر پڑھتا جا رہا تھا یہ منتر وہ اس لیے پڑھ رہا
تھا کہ وہاں ہوشیار جادو گر سے مقابلے کا امکان تھا اور وہ جاتے ہی اسے
زیر کر لینا چاہتا تھا۔ اس سے اُسے یہ فائدہ ہوتا کہ مقابلے کے دوران اسے
منتر پڑھنے کی ضرورت نہ رہتی اور وہ کسی لمحے بھی ہوشیار جادو گر پر پھونک مار کر
اسے فنا کر سکتا تھا۔

طلسمی چمگادڑ کی رفتار اتنی تیز تھی کہ وہ پندرہ منٹ میں کوہ عقیق میں جا پہنچا شمران
جادو گر کے حکم پر چمگادڑ اس غار کے سامنے اتری جس میں عمرو قید تھا۔ شمران جادو گر چمگادڑ
سے اترا اور دوڑتا ہوا غار میں داخل ہو گیا اندر پہنچتے ہی اس کی آنکھیں غصّہ سے سرخ
انگارہ ہو گئیں۔

ہوشیار جادو گر دیو کے بُت پر چڑھ کر عمرو کے پنجرے تک پہنچنے کی کوشش کر رہا
عمرو نے چونک کر شمران جادو گر کی طرف دیکھا پھر ہوشیار جادو گر سے بولا۔



"سنبھل جاؤ ہوشیار۔ شمران کا بچہ آ پہنچا ہے"

ہوشیار جادوگر نے سر گھما کر پیچھے دیکھا اور شمران کو دیکھتے ہی نیچے چھلانگ لگا دی
شمران نے سمجھا کہ ہوشیار جادوگر نے اس پر حملہ کر دیا ہے وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔
اور پھر اس نے ہوشیار پر ایک پھونک ماری ہوشیار کمر تک زمین میں دھنس گیا مگر اس
نے فوراً ہی ایک منتر پڑھ کر خود پر پھونک ماری جس سے اس کا سارا دھڑ زمین سے
نکل آیا۔ اپنا جادو باطل ہوتے دیکھ کر شمران نے اس پر دوبارہ پھونک ماری اس
بار زمین سے دو تین سیاہ ناگ نکلے اور ہوشیار جادوگر کی ٹانگوں سے لپٹ گئے ہوشیار
پر جادوگر نے بھی چند الفاظ پڑھے اور ناگوں پر پھونک ماری۔ فوراً ہی وہ ناگ
مٹی بن کر بکھر گئے۔

عمرو انھیں آپس میں لڑتا دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ دفعتاً اسے کوئی خیال آیا
اس نے فوراً زنبیل سے گلیم یعنی دوشالہ نکالا اور اوڑھ کر غائب ہو گیا وہ جادوگروں
کو تو نظر نہیں آ رہا تھا۔ مگر خود سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔ شمران جادوگر نے ناگوں کی مٹی بنتے
دیکھی تو اپنی ناکامی پر غضبناک ہو گیا۔

"ہوشیار تم میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکتے" ۔ وہ غرایا۔

شمران تمہاری بھی آج زندگی کی آخری رات ہے" ہوشیار جادوگر دھاڑا "تم
نے مجھ سے فریب کیا ہے۔ اور عمرو کو یہاں قید کر دیا میں نے پھر بھی تم سے رعایت کی ہے
اور صرف بے ہوش کیا تھا۔ میں چاہتا تو تمھیں زہر بھی پلا سکتا تھا"

شمران جادوگر کو ہلاک کرنا تم جیسے بزدل کے بس کی بات نہیں ہوشیار"

شمران نے غصیلے لہجے میں کہا سنبھل جاؤ میں فیصلہ کن حملہ کرنے والا ہوں "۔

اتنا کہہ کر شمران جادوگر نے ایک مختصر سا منتر پڑھا اور ہوشیار جادوگر پر پھونک دیا ہوشیار جادوگر کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ سر کے بل ہوا میں معلق نظر آنے لگا۔ شمران جادوگر نے فوراً تلوار نکالی۔ اور ہوشیار جادوگر کی طرف بڑھا مگر اس سے پہلے کہ وہ قریب پہنچتا ہوشیار جادوگر نے اس پر پھونک ماری اور شمران کے ہاتھ پاؤں سُن ہو گئے۔ وہ جہاں تھا وہیں کھڑا رہا ہوشیار جادوگر نے خود پر ایک منتر پھونکا جس سے شمران جادوگر کا جادو زائل ہو گیا۔ اور وہ پاؤں کے بل زمین پر پہنچ گیا۔ مگر دوسرے ہی لمحے اس کی نظر عمرو کے پنجرے پر پڑی اور چونک پڑا کیونکہ عمرو اسے نظر نہیں آرہا تھا۔ اسے چونکتے دیکھ کر شمران جادوگر نے بھی عمرو کے پنجرے کی طرف دیکھا اور حیران نظر آنے لگا۔

" اوہ عمرو کہاں چلا گیا شمران کے منہ سے بے اختیار نکلا "۔

" وہ تمھاری وجہ سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے شمران !" ہوشیار جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔"

" خبیث کے بچے تم یہاں نہ آتے تو وہ کبھی یہاں سے فرار نہ ہوتا شمران جادوگر غرا کر بولا" اب ڈھونڈو خبیث عمرو کو "۔

میری ایک تجویز ہے اگر تم اس سے اتفاق کرو میں تم سے اپنا جادو ختم کرتا ہوں" ہوشیار جادوگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے پہلے اپنا جادو دفع کرو "۔ شمران جادوگر نے شرط عائد کی۔

ہوشیار جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر اس پر پھونکا جس سے شمران جادوگر کے



ہاتھ پاؤں دوبارہ حرکت کرنے لگے۔ اس نے فوراً ہی ایک منتر پڑھا اور ہوشیار جادوگر پر پھونکا ہوشیار جادوگر منہ کے بل زمین پر گرا زمین پھٹی اور وہ اس میں زندہ دفن ہوگیا۔ زمین دوبارہ برابر ہوگئی تھی۔

"آیا تھا بڑا انیس مار خاں کا بچہ"، شمران نے ہنس کر خود سے کہا "سمجھتا تھا کہ اس سے کمزور ہوں۔ ارے میں نے بڑے بڑے سورماؤں کو زمین میں غرق کر دیا۔"

پھر اسے عمرو کا خیال آیا اور وہ ایک بار پھر پنجرے کی طرف دیکھنے لگا پنجرہ خالی نظر آ رہا تھا۔ عمرو اس کی نگاہوں سے غائب پنجرے میں ہی گلیم چادر اوڑھے بیٹھا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ شمران جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر پنجرہ پر پھونکا۔ فوراً ہی پنجرہ دیو کے مجسمے کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر اس کے قریب آگیا اس کا دروازہ بدستور بند تھا اور طلسمی قفل بھی موجود تھا شمران کو حیرت ہوئی کہ عمرو نے ناممکن کو کس طرح ممکن بنا دیا۔ اور طلسمی پنجرے کا قفل اور دروازہ کھل گیا۔ نگاہوں سے پوشیدہ عمرو فوراً ہی باہر نکل ایک کونے میں چلا گیا۔

شمران جادوگر نے پنجرے میں ہاتھ مار کر دیکھا پھر ایک منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا طلسمی پتلا نمودار ہوا۔

"عمرو پنجرے سے کب اور کیسے نکلا؟" اس نے پتلے سے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں"۔ پتلے نے جواب دیا کیونکہ وہ گلیم عیاری کے اندر کا حال نہیں بتا سکتا تھا۔ اس جواب سے مایوس ہو کر شمران جادوگر ایک پتھر پر بیٹھ کر سوچنے لگا۔

عمرو بھی ایک کونے میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ کیا کرے اگر وہ باہر نکلنے کی کوشش



کرتا تو خطرہ تھا کہ پتھریلی زمین پر اس کے قدموں کی آہٹیں پیدا ہوں گی۔ اور شمران جادوگر کو اس کی موجودگی کا علم ہو جاتا۔ اب ایک ہی طریقہ ہے کہ شمران جادوگر پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیتا۔ اور پھر اطمینان سے نکل جاتا اس نے چند لمحے سوچنے کے بعد اسی طریقہ پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا اور زنبیل سے خنجر نکال کر دبے پاؤں شمران کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی نگاہیں شمران کی پشت پر جمی ہوئی تھیں اس لیے وہ راستے میں پڑے پتھر کو نہ دیکھ سکا۔ اس کا پاؤں پتھر سے ٹکرایا اور پتھر اُڑ کر شمران کی پُشت میں جا لگا وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر پتھر مارنے والے کو موجود نہ پا کر خوفزدہ ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ غار کے دہانے کی طرف مڑا اور دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔ عمرو دل ہی دل میں ہنسا اور خنجر جیب میں رکھ لیا وہ چند لمحے وہیں ٹھہرا رہا کہ شمران دور نکل جائے تو وہ باہر نکلے گا۔ چند منٹ بعد اس نے گلیم عیاری اتار کر زنبیل میں ڈالی اور غار سے باہر نکل آیا۔

باہر دور دور تک شمران جادوگر کا نام و نشان تک نہ تھا وہ اطمینان سے ایک سمت چلنے لگا غار سے پندرہ بیس قدم کے فاصلے پر ٹھنڈے پانی کا چشمہ تھا۔ عمرو وہاں رُکا اور جھک کر پانی پینے لگا اسی لمحے پیچھے ہلکی سی آہٹ ہوئی اس نے فوراً مڑ کر دیکھا تو چند قدم کے فاصلے پر ایک بڑھیا آ رہی تھی عمرو نے غور سے اسے دیکھا کہ کہیں وہ شمران ہی نہ ہو مگر ایسی کوئی بات نہ تھی۔ بڑھیا چشمے پر پہنچی اور عمرو کو حیرت سے دیکھنے لگی اس کا لباس اور وضع قطع جادوگرنیوں جیسی تھی۔

"بیٹا تم کون ہو اور اس وادی میں کیا کرتے پھر رہے ہو" بڑھیا نے سوال کیا۔



"خالہ میں ہلکا جادوگر ہوں سفر پر جارہا تھا پانی پینے کے لیے رُک گیا" عمرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا مگر خالہ تم کون ہو اور ان پہاڑوں میں کیا کرتی پھر رہی ہو۔

"میرا نام سرنگی جادوگرنی ہے بیٹا۔" وہ بولی "میں قریب ہی محل میں رہتی ہوں۔ وہ محل میرے بیٹے پھلکا جادوگر کا ہے میں روزانہ رات کو اس وقت یہاں سیر کرنے آتی ہوں۔"

خالہ میں تمھیں سرنگی سے طلبہ بنادیا جائے تو کیا انعام دو گی" عمرو نے ہنس کر کہا۔

"کیوں مذاق کرتے ہو ہلکا جادوگر" بڑھیا منہ بنا کر بولی "کوئی کام کی بات کرو"

"اچھا دو تو بڑی مہربانی ہوگی کافی عرصہ سے چورن نہیں کھایا پیٹ میں مروڑ رہتی ہے۔" سرنگی جادوگرنی نے کہا۔

"عمرو بولا لو پھر آج تمھارے پیٹ کے سارے مروڑ دور ہو جائیں گے۔"

اتنا کہہ کر اس نے زنبیل سے سفوف بیہوشی نکال کر تھوڑا سا جادوگرنی کے ہاتھ پر رکھ دیا اس نے ایک ہی بار سارا سفوف پھانک لیا۔ مگر پھر اسے چورن کی بجائے کسی اور چیز کا ذائقہ محسوس ہوا تو منہ بنا کر بولی۔

تیرا ستیاناس ہو ہلکا جادوگر یہ چورن تھا۔ میرا تو سر بھاری ہونے لگا ہے۔

"کوئی بات نہیں ابھی بھاری ہے، پھر میری طرح ہلکا ہو جائے گا" عمرو نے کہا مگر اس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ پہلے ہی سرنگی جادوگرنی زمین پر گر کر بیہوش ہوگئی عمرو نے ادھر ادھر دیکھا اور قریب کسی کو نہ پا کر زنبیل سے روغن عیاری نکال لیا۔ اس نے روغن عیاری نکال لیا پھر اس نے روغن عیاری سے خود کو سرنگی جادوگرنی کا ہمشکل بنایا اور زنبیل سے زنانہ لباس نکال کر پہن لیا پھر اس نے سرنگی جادوگرنی کو کھینچ کر

چشمے میں ڈال دیا اور خود اس سمت چل دیا جدھر سرنگی جادوگرنی کے بیٹے بھلپکا جادوگر کا محل تھا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ ایک محل کے قریب پہنچ گیا جو وادی میں واحد محل تھا محل کے دروازے پر ایک دربان کھڑا تھا۔ عمرو کو سرنگی جادوگرنی سمجھ کر اس نے سلام کیا اور پھاٹک کھول دیا۔ عمرو محل میں داخل ہوا تو وہاں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ محل کے افراد اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے۔

شمران جادوگر خوفزدہ ہو کر غار سے نکلا تھا چلتے چلتے وہ بھلپکا جادوگر کے محل تک جا پہنچا تھکا ہوا تھا چاہتا تھا کچھ دیر آرام کرے اور صبح نئے سرے سے عمرو کو تلاش کرے اس نے دربان سے کہا۔

" اپنے آقا بھلپکا جادوگر کو اطلاع دو کہ افراسیاب کا خاص آدمی شمران جادوگر آیا ہے۔"

دربان اندر آگیا چند لمحوں بعد بھلپکا جادوگر نے دروازے پر آ کر شمران جادوگر کا استقبال کیا اور اسے بڑی عزت سے اندر لے آیا کمرے میں آ کر اس نے شمران کی خوب آؤ بھگت کی کھانے پینے سے فارغ ہو کر اس نے شمران سے اس کی آمد کا مقصد پوچھا۔

شمران کو خطرہ تھا کہ اگر اس نے بھلپکا جادوگر کو عمرو کے بارے میں بتایا تو ممکن ہے وہ بھی عمرو کو گرفتار کرنے اور افراسیاب سے انعام و اکرام حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس نے جھوٹ بولا اور بھلپکا جادوگر سے کہا۔

" کوہ عقیق کی سیر پر آیا تھا سوچا ایک رات تمہارے پاس گزاروں۔"



"یہ تو میری خوش قسمتی ہے" بھلکا جادوگر نے مسکرا کر کہا "میری ماں سیر کو گئی ہوئی ہے وہ بھی تم سے مل کر خوش ہو گی کیونکہ تم افراسیاب کے خاص آدمی ہو۔

پھر بھلکا جادوگر نے شمران کے سونے کا بندوبست کیا اور ایک کمرہ اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

"جب تک تمہارا دل چاہے یہاں قیام کرو مجھے تمہاری موجودگی سے خوشی ہو گی"۔

شمران جادوگر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کے جانے کے بعد بستر پر لیٹ کر عمرو کے بارے میں سوچنے لگا۔ کچھ دیر بعد اس نے باہر قدموں کی آہٹیں سنیں یوں لگتا تھا جیسے کوئی دبے پاؤں چلنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا راہداری میں ایک بڑھیا چل رہی تھی اس کا منہ دوسری جانب تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ بڑھیا بھلکا جادوگر کی ماں ہے۔

وہ دروازہ بند کر کے دوبارہ بستر پر سونے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر اُسے نیند نہ آئی۔ دماغ پر عمرو کا خیال سوار تھا آخر وہ اٹھ بیٹھا اس نے سوچا ایک بار پھر عمرو کا پتہ کیا جائے۔

اس نے طلسمی پتلے کو طلب کرنے والا منتر پڑھا طلسمی پتلا نمودار ہوا تو اس نے پوچھا۔

"کیا اب بھی عمرو کے بارے میں نہیں جانتے؟"

"جانتا ہوں میرے آقا آپ سوال کریں"، طلسمی پتلے نے کہا۔

"اچھا بتاؤ وہ غار سے کیسے نکلا اور کہاں گیا یا وہ اب کہاں ہے؟" شمران نے پوچھا۔

"وہ غار سے نکل کر چشمے پر پہنچا تھا وہاں سے اس محل میں آیا ہے"۔ پتلے نے جواب دیا۔



"اور شمران جادوگر اچھل پڑا یہ اطلاع اس کے لیے حیران کن تھی کہ جس محل میں وہ موجود ہے عمرو بھی وہیں ہے۔

"کیا وہ اب بھی یہیں ہے"؟ شمران جادوگر نے بے چین ہو کر طلسمی پتلے سے پوچھا۔

"جی ہاں وہ اب بھی یہیں ہے" پتلے نے بتایا۔

اور غائب ہو گیا شمران جادوگر اٹھا اور دبے پاؤں کمرے سے نکل آیا باہر آ کر وہ ایک ایک کمرے میں جھانکنے لگا۔ صرف تین کمرے آباد تھے ایک میں پھلکا جادوگر کی ماں دوسرے میں اس کی بیوی اور تیسرے میں وہ خود سو رہا تھا باقی کمروں میں اسے کوئی انسان نظر نہیں آیا تب وہ محل کے ایک کونے میں بنے غلاموں کے کمرے کی طرف چل دیا ان کمروں میں جھانکنے پر عمرو نظر نہ آیا مایوس ہو کر واپس اپنے کمرے میں آیا اور سوچنے لگا کہ عمرو کہاں چھپا ہوا ہے۔ دفعتاً اسے خیال آیا کہ کہیں عمرو شکل تبدیل کر کے تو کسی کمرے میں نہیں سو رہا اسے یاد تھا کہ عمرو نے خود کو سنار کا ہمشکل بھی بنا یا تھا۔ یہاں بھی وہ اپنی شکل تبدیل کر سکتا ہے۔ چونکہ وہ بوڑھا تھا اس لیے زیادہ امکان اس بات کا تھا کہ وہ پھلکا جادوگر کی ماں کے روپ میں نہ ہو پھلکا جادوگر کی ماں کا خیال آتے ہی وہ اٹھا اور اس کے کمرے میں پہنچ گیا اور بڑھیا بے خبر سو رہی تھی شمران جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر بڑھیا پر پھونکا اور بڑھیا ایک پنجرے میں ہمیشہ کے لیے قید ہو گئی۔

عمرو نے محل میں داخل ہو کر ایک ایک کمرے میں جھانکا اور ایک کمرے میں اسے شمران جادوگر بستر پر جاگتا نظر آیا وہ جلدی سے دبے پاؤں آگے بڑھ گیا۔



چند قدم ہی چلا تھا کہ اس نے شمران جادو کے کمرے کا دروازہ کھلتے سنا اس نے کنکھیوں سے پیچھے دیکھا تو شمران دروازے سے سر نکالے اسے دیکھ رہا تھا۔ عمرو جلدی سے قریب کا دروازہ کھول کر اندر گھس گیا۔ کمرے میں ایک حسین وجمیل عورت سو رہی تھی عمرو سمجھ گیا کہ وہ بھلکا جادوگر کی بیوی ہو گی اس نے اندر سے دروازہ بند کیا اور سفوف بیہوشی نکال کر اس عورت کی ناک پر مل دیا وہ سانس لیتے ہی بیہوش ہو گئی۔

عمرو نے زنبیل سے روغن عیاری نکالا اور خود کو اس کا ہمشکل بنانے لگا پھر اس نے عورت کو سرنگی جادوگرنی کا ہمشکل بنایا اور اٹھا کر ساتھ والے کمرے میں بستر پر ڈال دیا دروازہ بند کر کے وہ دوبارہ کمروں میں جھانکنے لگا۔ ایک کمرے میں اسے دس بارہ صندوق دکھائی دیئے وہ اندر داخل ہوا اور ایک صندوق کھول کر دیکھا وہ ہیرے وجواہرات سے بھرا ہوا تھا عمرو بہت خوش ہوا پھر اس نے باری باری باقی صندوق بھی دیکھے وہ بھی سونے چاندی سے بھرے ہوئے تھے۔ اتنا مال دیکھ کر عمرو کی باچھیں کھل گئیں اور وہ جلدی جلدی ساری دولت زنبیل میں بھرنے لگا صندوق خالی کر کے باہر نکلا اور بھلکا جادوگر کی بیوی کے کمرے میں آ کر لیٹ گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے آہٹیں سنیں کوئی دبے پاؤں چل رہا تھا۔ وہ اٹھا اور دروازے کے پاس آیا ایک جھری سے اس نے باہر دیکھا شمران جادوگر برآمدے سے باہر جا رہا تھا۔ عمرو وہیں کھڑا رہا چند منٹ بعد اس نے شمران کو واپس آتے دیکھا، مگر اب اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔ یقیناً شمران کو پتہ چل گیا ہے کہ عمرو اس محل میں ہے

عمرو نے سوچا اسے پھنسوا کر خود نکل جانا چاہیئے۔ مگر ابھی نہیں یہ کام صبح ہونا چاہیئے۔

وہ بستر پر لیٹ گیا مگر چند لمحوں بعد اس نے ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی وہ چونک اٹھا اور کمرے سے نکل آیا ساتھ والے کمرے کا کھلا تھا۔ اس نے جھانکا تو شمران جادوگر اندر کھڑا تھا۔ اور پلنگ پر مرنگی جادوگرنی کی ہمشکل پنجرے میں بند پڑی تھی۔ عمرو نے سوچا کہ یہ سب سے اچھا موقع ہے۔ اس نے پیچھے ہٹ کر ایک بلند زنانہ چیخ ماری

چیخ سن کر نہ صرف پھلکا جادوگر اپنے کمرے سے باہر نکل آیا بلکہ شمران بھی بوکھلا کر باہر آگیا۔

"کیا بات ہے نگار" تم کیوں چیخی تھیں۔ اور یہاں کیا کر رہی ہو" پھلکا جادوگر نے پوچھا۔

عمرو زنانہ آواز میں کہنے لگا "میں پیشاب کرنے نکلی تھی مگر تمہاری ماں کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا میں نے اندر دیکھا تو تمہارا مہمان شمران اندر کھڑا جادو کر رہا تھا۔ ذرا دیکھو تو اس نے کیسے تمہاری ماں کو پنجرے میں بند کر رکھا ہے۔ جیسے وہ کوئی چڑیا ہو۔

یہ سن کر پھلکا جادوگر غضبناک ہو گیا اس نے کمرے میں جھانکا اور پنجرہ دیکھ کر شمران جادوگر کو گھورنے لگا۔

"شمران بدبخت کیا میں نے تمہیں اس لیے پناہ دی تھی۔ نمک حرام پھلکا جادوگر غرّایا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے میرے دوست!" شمران جادوگر بوکھلا کر بولا۔

"تم نے میری ماں کو پنجرے میں بند کر رکھا ہے اور پھر غلط فہمی سناتے ہو مردود" چھلکا جادوگر غصیلے لہجے میں بولا۔ "میں نے تم ایسا بے عزت اور نمک حرام نہیں دیکھا۔

"میری بات سنو یہ تمہاری ماں کی شکل۔" شمران نے کہنا چاہا۔

مگر عمرو نے اس کی بات کاٹ دی اور زنانہ آواز میں غرایا "بکواس بند کرو کمینے ——— اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کے لیے تم بہانے گھڑنا چاہتے ہو۔ حالانکہ میں نے خود تمہیں اس پر منتر پھونکتے دیکھا ہے۔"

پھر عمرو نے چھلکا جادوگر سے کہا سرتاج اس پر منتر کرکے اسے بے بس کر دو کہیں یہ بھاگ نہ جائے۔

چھلکا جادوگر نے فوراً ایک منتر پڑھ کر شمران جادوگر پر پھونکا اور وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔

چھلکا جادوگر نے آگے بڑھ کر شمران جادوگر کے بیہوش جسم کو ٹھوکر ماری اور پھر غلاموں کو آواز دی فوراً ہی غلام آگئے چھلکا جادوگر نے ان سے کہا۔ اس ذلیل آدمی کو تہہ خانے میں بند کر دو صبح میں اس سے سمجھوں گا۔"

غلام شمران جادوگر کو اٹھا کر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد چھلکا جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر پنجرے پر پھونکا اور سرنگی جادوگرنی پنجرے سے



آزاد ہوگئی مگر بیدار نہ ہوئی - کیونکہ وہ تو سفوف بیہوشی سے بیہوش پڑی تھی

"چلو اب تم آرام سے سو جاؤ" نقلی چھلکا جادوگر نے عمرو سے کہا جو اس کی بیوی کی شکل بنا ہوا تھا -

عمرو اس کی بیوی والے کمرے میں گھس گیا پھر اس نے چھلکا جادوگر کے کمرے کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنی گویا وہ بھی دوبارہ سونے چلا گیا ہے - عمرو چند منٹ تک یونہی پڑا رہا پھر جب اس نے چھلکا جادوگر کے خراٹوں کی آواز سنی تو سمجھ گیا کہ وہ گہری نیند سو چکا ہے -

وہ خاموشی سے اٹھ بیٹھا اور کمرے سے نکل آیا پھاٹک پر موجود دربان موجود تھا عمرو نے اس سے زنانہ آواز میں کہا -

"میرا دل گھبرا رہا ہے آؤ سیر کو چلیں - دربان اس کے ساتھ چل پڑا کچھ دور آنے پر اس سے کہا -

"تھک گئی ہوں سواری کا بندوبست کرو تخت ہونا چاہیے" -

دربان نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور ایک منتر پڑھ کر آسمان کی سمت پھونکا آسمان سے ایک طلسمی تخت زمین پر اتر آیا عمرو اس پر بیٹھ گیا اور دربان کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا دربان حیران تو ہوا کہ آج پہلی بار اس کی مالکن اسے اپنے پاس کیوں بٹھا رہی تھی مگر اس نے کوئی سوال نہ کیا اور تخت پر بیٹھ گیا عمرو نے تخت کو اڑنے کا حکم دیا -

تخت فضا میں بلند ہو کر پرواز کرنے لگا - عمرو نے زنبیل سے نشہ آور جلیبیوں کا لفافہ نکال کر سامنے رکھا -



جلیبیاں دیکھ کر دربان کے منہ میں پانی بھر آیا عمرو نے مسکراتے ہوئے وہ جلیبیاں اٹھا کر اسے دیں۔

"کھاؤ تم بھی کیا یاد کرو گے" عمرو نے ہنس کر کہا۔

دربان نے کہا "مالکن آپ بہت اچھی ہیں میں آپ کی مہربانی کا شکر گزار ہوں۔

جلیبیاں کھاؤ اور زیادہ باتیں نہ بناؤ" عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دربان نے جلیبیاں کھائیں اور بیہوش ہو کر گر پڑا عمرو نے اسے اٹھا کر زنبیل میں ڈال لیا اور پھر تخت کو طلسم ہوشربا سے باہر چلنے کا حکم دیا۔

تخت سمت بدل کر اڑنے لگا۔ صبح ہونے والی تھی۔ وہ گھنٹے بعد تخت طلسم باطن سے نکل کر طلسم ظاہر کی حدود میں داخل ہوا طلسم ظاہر ہی دارالحکومت تھا۔ دفعتاً آسمان پر ایک کوندتی ہوئی بجلی نمودار ہوئی اور عمرو کے تخت پر پہنچ کر اس نے ایک عورت کا روپ دھار لیا۔ عمرو بے اختیار چونک پڑا۔ چونکہ افراسیاب کی چہیتی ملکہ بجلی جادوگرنی تھی جس سے چند ماہ قبل افراسیاب نے شادی کی تھی۔ یہ اس کی ساتویں ملکہ تھی۔

"کہاں جا رہے ہو خواجہ عمرو —!" بجلی جادوگرنی نے ہنس کر پوچھا اور عمرو سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ بجلی جادوگرنی اسے پہچان گئی تھی۔ ورنہ اس کا نام نہ لیتی —

"سیر کرتا پھر رہا ہوں عمرو نے اپنی اصلی آواز میں کہا۔ تم سناؤ کہاں کدھر پھر رہی ہو۔

تمہیں پتہ ہے شمران جادوگر میرا بھائی ہے وہ افراسیاب کی خواہش پر تمہیں گرفتار کرنے طلسم باطن گیا تھا۔ مگر ابھی تک لوٹ کر نہیں آیا میری خواہش پر افراسیاب نے کتاب سامری سے معلوم کیا کہ تم اسے چھلکا جادوگر کی قید میں پھنسا کر واپس جا رہے ہو میں نے سوچا تمہیں گرفتار کرنا چاہیئے۔"

عمرو نے طویل سانس لیا اور اس تازہ مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی تدبیر سوچنے لگا۔

بجلی جادوگرنی نے تخت کو اپنے محل کی سمت اڑنے کا حکم دیا تخت اس وقت شہر سے تقریباً" سو میل کے فاصلے پر اُڑ رہا تھا وہ مڑا اور شہر کی سمت اڑنے لگا۔ عمرو عیار مسلسل سوچے جا رہا تھا کہ بجلی جادوگرنی سے کیسے نجات حاصل کی جائے۔ دفعتاً" اس نے بجلی جادوگرنی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

"تم مجھے وہاں لے جا کر میرے ساتھ کیا سلوک کرو گی"؟

"جوتے ماروں گی پھر افراسیاب تمہیں قتل کر دے گا۔" جادوگرنی نے ہنس کر کہا۔

"مگر مجھے خطرہ ہے کہ جوتے کھانے سے کہیں میری جلیبیاں نہ خراب ہو جائیں۔ جو میں طلسم باطن سے اپنی بیوی کے لیے لے جا رہا ہوں اس نے خاص طور پر ان جلیبیوں کے لانے کی ہدایت کی تھی۔"

"ذرا دکھاؤ تو کیسی جلیبیاں ہیں" "میں بھی چکھ کر دیکھوں۔" بجلی جادوگرنی

نے کہا ۔

عمرو نے زنبیل سے نشہ آور جلیبیوں کا لفافہ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا ۔ بجلی جادوگرنی نے ایک جلیبی اٹھا کر سونگھی اور دوسرے ہی لمحے وہی جلیبی عمرو کے چہرے پر چپک گئی ۔

نامراد تو مجھے دھوکا دینا چاہتا ہے " بجلی جادوگرنی نے غصیلے لہجے میں کہا " یاد رکھو میں بہت خطرناک لڑکی ہوں ۔ اور خطرے کی بو جلد ہی سونگھ لیا کرتی ہوں ۔ یہ جلیبیاں نشہ آور ہیں اور تو مجھے کھلا کر بیہوش کرنا چاہتا ہے ۔ کمبخت آگے چل کر تم سے بنٹوں گی "

عمرو نے شرمندہ ہو کر اپنا سر جھکا لیا وہ خود کو ناکام پا کر اور اس جادوگرنی کی باتیں سُن کر بہت ذلیل و خوار محسوس کر رہا تھا مگر اس کو خوف نے گھیرا اور وہ بجلی جادوگرنی کو چکر دینے کی ترکیب سوچنے لگا ۔ چند منٹ بعد اسے ایک ترکیب سوجھ گئی ۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور تخت پر بیٹھ کر تڑپنے لگا ۔ بجلی جادوگرنی اس کی اس حرکت سے پریشان ہو گئی ۔ اور سوچنے لگی کہ عمرو کو کیا ہو گیا ہے ۔ کہیں وہ مکر تو نہیں کر رہا ۔ عمرو تڑپتا رہا بلکہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر چیخنے لگا ۔ بجلی جادوگرنی اور بھی پریشان ہو گئی ۔

" ارے خواجہ عمرو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہیں عیاری تو نہیں کر رہا " اس نے جلدی سے پوچھا

" نہیں میری بجلی میرے پیٹ میں شدید گڑبڑ ہو گئی ہے اگر میں نے دوا نہ کھائی تو پھر شاید مر بھی جاؤں گا "



وہ دوا کون سی بجلی جادوگرنی نے پوچھا۔

عمرو نے ایک ہاتھ سے پیٹ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے زنبیل سے سفوف بیہوشی کی پڑیا نکال کر اسے دیتے ہوئے بولا" یہ ہے دوا مگر پہلے چکھ لینا کہیں اور گڑبڑ نہ ہو جائے۔

بجلی جادوگرنی نے جلدی سے پڑیا کھولی اور اس میں پڑا سفوف چٹکی میں لیا مگر عمرو کی ہدایت کے مطابق پہلے چکھ لیا۔

بس چکھتے ہی اس کا کام ہو گیا اور وہ بیہوش ہو کر تخت پر لیٹ گئی۔

عمرو جلدی سے اٹھ بیٹھا۔

اس نے بجلی جادوگرنی کی ٹانگیں پکڑ کر گھسیٹا اور تخت سے نیچے گرا دیا۔ نیچے سنگلاخ چٹانیں تھیں بجلی جادوگرنی ان پر گری اور اس کا بھیجا پاش پاش ہو گیا۔ عمرو نے تخت کو واپس مڑ کر طلسم ہوشربا سے باہر چلنے کا حکم دیا۔ تخت مڑا اور دوبارہ اس کے ملک کی طرف اڑنے لگا۔

تخت ابھی چند میل ہی دور گیا تھا کہ سامنے سے ایک تخت آتا دکھائی دیا۔

اس پر دو افراد سوار تھے جب وہ قریب پہنچا تو عمرو کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے وہ دونوں افراد شمران اور رھپلکا جادوگر تھے عمرو نے فوراً زنبیل سے بیہوش دربان کو نکالا اسے دافع بے ہوشی کی دوا سونگھائی اور خود گلیم عیاری اوڑھ کر ایک کونے میں جا بیٹھا دربان کو ہوش آیا وہ خود کو تخت پر اکیلا دیکھ کر حیران رہ گیا اتنے میں دوسرا تخت قریب آ گیا اس تخت پر شمران اور

بھلکا جادوگر کو دیکھ کر دربان کھڑا ہو گیا شمران اور بھلکا جادوگر نے اس تخت کے قریب سے گزرتے ہوئے اپنے تخت سے چھلانگیں لگائیں اور دربان والے تخت پر آ گئے۔ ان کا تخت خالی ہوتے ہی عمرو نے چھلانگ لگائی اور اس تخت پر پہنچ گیا پھر اس نے آہستہ سے تخت کو دربان والے تخت کے ساتھ ساتھ اڑنے کا حکم دیا اور تخت مڑ کر دوسرے تخت کے برابر میں اڑنے لگا۔

بھلکا جادوگر نے دربان کو گریبان سے پکڑ کر جھٹکا دیا اور بولا۔

"تم عمرو کو تخت پر سوار کرا کے ادھر لائے تھے یہ بات ہمیں جادو سے معلوم ہو گئی ہے کہ عمرو نے میری بیوی کا روپ دھارا تھا اور میری بیوی کو میری ماں کا ہمشکل بنا دیا تھا جبکہ میری ماں کو وہ چشمے میں ڈبو کر ہلاک کر چکا تھا تم بھی برابر کے مجرم ہو جلدی بتاؤ عمرو کہاں ہے۔"

دربان گھگھیانے لگا۔ "حضور مجھے تو ان باتوں کا بالکل علم نہیں تھا میں تو اسے مالکن سمجھ کر سیر کرانے چلا تھا مگر آپ اب بتا رہے ہیں وہ عمرو تھا۔ اس نے مجھے نشہ آور جلیبیاں کھلا کر بے ہوش کر دیا تھا اب ہوش میں آ کر سب سے پہلے آپ دونوں کو دیکھا ہے۔"

"یہ بکواس کر رہا ہے۔" سمران جادوگر دھاڑا "اسے سب کچھ علم ہے۔"

"میں جمشید سامری کی قبر کی قسم کھانے کو تیار ہوں" دربان نے روتے ہوئے کہا۔

بھلکا جادوگر نے کچھ سوچا اور اس کی بات پر یقین کر لیا پھر اس نے کہا۔

"تم سیدھے محل میں جاؤ میں عمرو کو تلاش کر کے آتا ہوں میں تمہیں وہیں سزا دوں گا۔

وہ دونوں دوبارہ اپنے تخت پر کود گئے عمرو انکی نگاہوں سے روپوش تھا۔ اس نے چھلانگ لگائی اور دوبارہ دربان والے تخت پر پہنچ گیا۔ پھلکا جادوگر نے تخت کو مڑ کر دارالحکومت کی طرف چلنے کا حکم دیا۔ ان کا تخت مڑا اور واپس چل دیا۔ دربان نے اپنے تخت کو طلسم باطن کی طرف چلنے کا حکم دیا تخت مڑ کر واپس پھلکا جادوگر کے محل کی طرف اڑنے لگا۔ عمرو نے سفوف بیہوشی نکالا اور پیچھے سے آکر دربان کی مونچھوں پر مل دیا۔

دربان جادوگر کی ڈر کے مارے چیخ نکل گئی مگر وہ دوسری بار چیخنے سے پہلے ہی بیہوش ہو گیا عمرو نے گھبرا کر پھلکا اور شمران جادوگر کی طرف مڑ کر دیکھا وہ اسکی جانب دیکھ رہے تھے پھر عمرو نے ان کا تخت مڑ کر آتے دیکھا اور پریشان ہو گیا۔ دربان کی چیخ نے سارا کام بگاڑ دیا تھا۔ اگر وہ نہ چیختا تو عمرو خاموشی سے طلسم باطن سے نکل گیا ہوتا مگر اب پھر وہ مصیبت میں پھنسنے والا تھا۔ شمران جادوگر کا تخت تیزی سے واپس آرہا تھا جبکہ دربان کے تخت کی رفتار زیادہ نہیں تھی۔ عمرو کا ذہن تیزی سے آنے والی مصیبت کو ٹالنے کا طریقہ سوچ رہا تھا۔

چند لمحوں میں دوسرا تخت بالکل قریب آپہنچا عمرو فوراً کھسک کر ایک کونے میں چلا گیا گلیم عیاری کی بدولت وہ انھیں نظر نہیں آسکتا تھا۔ وہ دونوں دربان کے تخت پر کود کر بیہوش دربان کے قریب پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے کہ عمرو نے ہی اسے بیہوش کیا ہے" پھلکا جادوگر نے شمران سے کہا۔

شاید مگر وہ تخت پر نظر نہیں آرہا "۔ شمران جادوگر نے غور سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یقیناً اس نے خود کو ہماری نگاہوں سے غائب کر رکھا ہے" چھلکا جادوگر بولا "بہر حال اب وہ بری طرح پھنس چکا ہے تم ذرا اپنے تخت پر چلو جلدی کرو۔"

عمرو نہ سمجھ سکا کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔ شمران جادوگر دوسرے تخت پر کود گیا۔ چھلکا جادوگر منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا ہوا دوسرے تخت پر آیا اور پھر اس نے عمرو والے تخت پر پھونک ماری تو دوسرے ہی لمحے عمرو کا تخت غائب ہو گیا اور عمرو قلابازیاں کھاتا ہوا زمین کی طرف گرتا چلا گیا۔

عمران اور دربان جادوگر کا جسم ایک ساتھ گر رہے تھے نیچے ایک پہاڑی وادی تھی جس میں جابجا نوکیلی چٹانیں بکھری ہوئی تھیں اور عمرو کا دہشت کے مارے پیشاب خطا ہوا جا رہا تھا کہ اگر وہ کسی چٹان پر گرا تو اس کی ہڈیوں کا سرمہ بن جائے گا۔ دربان کا بیہوش جسم اس سے صرف ایک فٹ کے فاصلے پر زمین کی طرف آرہا تھا۔ عمرو نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کے جسم کو پکڑا اور اپنے نیچے ڈھال کی صورت بازوؤں میں کس لیا اور جسم اکٹھے ہوئے تو وزن بڑھ گیا اور گرنے کی رفتار بھی تیز ہو گئی۔

عمرو نے اوپر دیکھا چھلکا اور شمران جادوگر دونوں کی نگاہیں دربان کے جسم پر جمی ہوئی تھیں۔

اسی لمحے دربان کا جسم دھماکے سے پتھریلی زمین سے نیچے جا ٹکرایا اور عمرو

اچھل کر دائیں طرف جا گرا مگر اس طرح گرنے سے اسے بہت معمولی چوٹ آئی تھی جبکہ دربان کا جسم اور سر پھٹ گیا تھا اور سر سے بھیجہ نکل گیا تھا۔ عمرو اپنی جگہ خاموش پڑا شمران اور ٹھلکا جادوگر کی طرف دیکھتا رہا۔ دربان کا حشر دیکھنے کے بعد شمران جادوگر نے ٹھلکا جادوگر سے کہا۔

"میرا خیال ہے عمرو تخت پر نہیں تھا۔

ہاں میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ اگر وہ تخت پر ہوتا تو بے شک گرتے ہوئے ہمیں نظر نہ آتا مگر زمین سے ٹکرانے پر اس کی چیخ تو سنائی دیتی۔ ویسے بھی مرنے کے بعد جسم ظاہر ہو جایا کرتے ہیں ٹھلکا جادوگر بولا۔

"اچھا آؤ اب اسے کسی اور طرف تلاش کریں اگر وہ وادی میں گر کر بچ بھی گیا تو وادی کے مالک قہار جادوگر اور طلسمی بلاؤں سے نہیں بچ سکے گا۔ شمران جادوگر نے کہا۔

اور پھر ان کا تخت واپس اڑنے لگا۔ جب وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو عمرو اٹھا اور ادھر ادھر دیکھتا ہوا ایک غار کی طرف بڑھنے لگا۔ گلیم عیاری کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ اس نے گلیم اتار کر زنبیل میں ڈال لی وہ غار میں داخل ہوا غار اندر سے کشادہ اور صاف تھا۔

عمرو نے سوچا ایک آدھ دن اس غار میں گزارنا چاہیئے تاکہ جادوگروں کو اطمینان ہو جائے کہ وہ طلسم سے باہر جا چکا ہے مگر اسے انتہائی محتاط رہنا چاہیئے تھا وہ سن چکا تھا کہ اس وادی کا مالک قہار جادوگر ہے اور وادی میں طلسمی بلائیں بھی ہیں اور وہ کسی مصیبت میں پھنسنے کے



لیے تیار نہ تھا وہ ابھی تک چھلکا جادوگر کی بیوی کا ہم شکل بنا ہوا تھا۔ مصیبت کے وقت یہ روپ اس کے کام آسکتا تھا۔ اس لیے اس نے اسی شکل میں رہنا مناسب سمجھا مگر اب اسے شدید پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ وہ پانی کی تلاش میں غار سے نکلا مگر کچھ ہی دور گیا تھا کہ اچانک بائیں جانب سے ایک چنگھاڑ سی بلند ہوئی اور عمرو اچھل پڑا۔ اس نے بائیں جانب دیکھا اور خوف سے لرزنے لگا۔ چند قدم کے فاصلے پر بیس پچیس گز لمبا اور بھینس سے زیادہ موٹا خوفناک آنکھوں والا ایک جانور دو تین پاؤں پر کھڑا اس کی جانب دیکھ رہا تھا اور اس کی لمبی دم ایک پہاڑی کی دوسری جانب غائب تھی۔ عمرو سمجھ گیا کہ وہ طلسمی بلا ہے اور اسے زندہ نہیں چھوڑے گی اس نے ادھر ادھر دیکھا قریب کوئی جائے پناہ نہیں تھی۔ اسی لمحے اس طلسمی بلا نے اس کی طرف بڑھنا شروع کر دیا اس کی رفتار بلاشبہ سست تھی مگر اس کا ایک قدم بھی تین گز سے کم نہیں تھا۔ پانچویں قدم پر ہی اس نے عمرو کے پاس پہنچ جانا تھا۔

عمرو کا خون خشک ہونے لگا وہ دل میں کہنے لگا تم جادوگروں کو تو دھوکا دے سکتے ہو مگر اس طلسم کے سامنے تمہاری کوئی بھی عیاری نہیں چلے گی یہ تمہیں نگل لے گی یا پھر ٹکڑے کر کے کھا جائے گی۔ بہر حال چھوڑے گی نہیں۔

اور پورے طلسم کے جادوگروں کا تم سے حساب کتاب چکائے گی آج تمہاری ساری عیاری دھری کی دھری رہ جائے گی اور تم اپنے

آپ کو اس سے نہیں بچا سکتے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہو تو مانگ لو۔ اس کے بعد تم توبہ کرنے کے قابل نہیں رہو گے۔

طلسمی بلا نے دوسرا قدم اٹھایا اور عمرو کو اپنی جان نکلتی محسوس ہونے لگی طلسمی بلا اپنے محیلی جیسا منہ پھاڑے ہوئے تھی۔ اور اس کے جبڑوں میں لمبے لمبے دانتوں کی قطاریں صاف نظر آ رہی تھی۔ انھی دانتوں سے اس نے عمرو کو چبانا تھا۔ اس کی دم آہستہ آہستہ حرکت کر رہی تھی۔ اور عمرو سے اس کا فاصلہ آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا تھا۔

قہار جادوگر کا محل وادی کے ایک سرے پر تھا۔ محل میں اس کی بیوی اور بیٹی شرارہ جادوگرنی کے علاوہ چند غلام اور کنیزیں رہتے تھے۔ شرارہ جادوگرنی بے حد حسین و جمیل اور نوجوان لڑکی تھی۔ وہ ہر روز وادی کی سیر کو نکلتی تھی آج بھی وہ تنہا سیر کرنے چلی تو وادی کے درمیانی حصوں میں اس نے خوبصورت عورت کو دیکھا جس پر ایک طلسمی بلا حملہ کرنے والی تھی۔ وہ عورت مصیبت زدہ سی بلا کے سامنے کھڑی تھی۔ اور بلا اسے صرف ایک قدم پیچھے رہ گئی تھی۔

اس کی بے بسی دیکھ کر شرارہ جادوگرنی کو اس پر رحم آ گیا اس نے فوراً چند جادوئی الفاظ پڑھ کر بلا پر پھونک ماری دوسرے ہی لمحے طلسمی بلا دوڑی اور دوڑتی ہوئی پہاڑی کے پیچھے بھاگ گئی وہ عورت پھر بھی اسی حالت میں کھڑی رہی شاید خوف و دہشت سے اس پر سکتہ طاری ہو گیا

تھا شزارہ جادوگرنی اس کے قریب آئی اور اس کا کندھا ہلایا دوسرے
ہی لمحے اس عورت نے ایک جھرجھری لی اور چیخ کر شزارہ سے لپٹ گئی۔
بچاؤ بچاؤ بچاؤ اس عورت نے چیخنا شروع کر دیا۔
حوصلہ رکھو طلسمی بلا بھاگ گئی ہے۔ اب تم محفوظ ہو شزارہ
جادوگرنی نے اسے اپنے سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔
اس عورت نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور بلا کو نہ پا کر مسکرانے
لگی۔ شاید تمھیں دیکھ کر وہ بلا بھاگی ہے اس عورت نے کہا میں تمہاری
شکر گزار ہوں۔
مگر تم کون ہے اور یہاں کیسے آ پھنسی شزارہ نے نرم لہجے میں پوچھا۔
وہ عورت جو کہ عمرو عیار تھا بولا میں ٹھپلکا جادوگر کی زوجہ ہوں وادی کو دیکھ
کر سیر کے لیے اتر پڑی تھی مگر طلسمی بلا کو دیکھ کر خوف کے
مارے بچاؤ کے سارے منتر بھول گئی۔

اچھا آؤ میں تمہیں وادی کی سیر بھی کراؤں اور اپنا محل بھی دکھاؤں۔
شزارہ نے کہا۔
عمرو نے پوچھا مگر تم کون ہو اور یہاں کیا کرتی پھر رہی ہو۔
اس وادی کا مالک قہار جادوگر میرا باپ ہے شزارہ جادوگرنی بولی۔
میرا نام شزارہ ہے۔
کنواری ہو یا شادی شدہ عمرو نے سوال کیا۔
میں اس لیے پوچھ رہی ہوں کہ میری نظر میں ایک خوبصورت نوجوان

لڑکا ہے اس کی خوبصورتی دیکھ کر تم حیرت زدہ رہ جاؤ گی اگر تم چاہو تو اس سے تمہاری شادی ہو سکتی ہے۔

مگر کیسے شاید میرا باپ نہ ملنے۔ شزارہ بولی۔

عمرو بولا وہ لڑکا خود ہی تمہارے باپ کو راضی کر لے گا۔ وہ بہت بڑا جادوگر ہے اور خود کو غائب کرنے کا فن بھی جانتا ہے۔

اچھا پھر جلدی سے ملاؤ اسے شزارہ جادوگرنی بے چین ہو کر بولی۔

عمرو نے کہا میں جا رہی ہوں اور جاتے ہی اسے بھیج دوں گی تم یہاں ٹھہر کر اس کا انتظار کرو۔

بھیجوں اسے۔

ہاں ذرا جلدی سے بھیجنا اسے میرا تو ابھی سے دل دھڑکنے لگا ہے۔ شزارہ نے مسکرا کر کہا۔

عمرو نے کہا اسے دیکھے بغیر تمہارا دل دھڑکنے لگا ہے دیکھو تو تمہاری ٹانگیں اور ہاتھ پاؤں بھی کانپنے لگیں گے اچھا میں جا رہی ہوں مگر دیکھنا اسے ناراض ہونے کا موقع نہ دینا۔

اتنا کہہ کر عمرو واپس چل دیا چٹان کی اوٹ میں آ کر زنبیل سے مردانہ لباس نکال کر پہنا اور پھر روغن عیاری سے اپنی شکل تبدیل کی اور خود کو ایک انتہائی خوبصورت نوجوان بنا لیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر اس نے گلیم عیاری اوڑھی اور شزارہ جادوگرنی کی طرف بڑھنے لگا۔ شزارہ جادوگرنی بے چینی سے ٹہلتی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی۔ اور عمرو بے پاؤں



اس کے نزدیک پہنچا اور یکدم گلیم عیاری اتار کر ظاہر ہو گیا۔

شرارہ جادوگرنی نے عمرو کو دیکھا تو دیکھتی رہ گئی۔ ایسا حسین وجمیل نوجوان اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ دل میں کہنے لگی پھلکا جادوگر کی بیوی نے درست ہی کہا تھا بالکل شہزادہ لگ رہا ہے۔

عمرو نے مسکرا کر کہا دیکھو کہیں بیہوش نہ ہو جانا۔

شرارہ جادوگرنی چونکی اور سر جھکا کر مسکرانے لگی۔ چند لمحوں بعد ہمت کر کے بولی میں تمہارا نام معلوم کرنا چاہتی ہوں۔

ناموں میں کیا رکھا ہے شرارہ جب پھلکا جادوگرنی کی بیوی نے تمہاری تعریف کی تو میں تمہارا نام پوچھے بغیر ہی ادھر چل پڑا تھا۔ یہاں آ کر تمھیں دیکھا تو میرے دل میں آیا کہ تم جیسی حسین وجمیل ساحرہ کا نام شرارہ ہونا چاہیے۔

ویسے میرا نام شرارہ ہی ہے۔ وہ حیران ہو کر بولی۔

انگارہ بھی ہوتا تو کوئی فرق نہ پڑتا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں نام سے نہیں عمرو نے مسکرا کر کہا ویسے میرا نام گلاب جادوگر ہے۔

تم واقعی گلاب ہو بلکہ گلاب سے بھی زیادہ خوبصورت ہو شرارہ نے کہا مگر اب ہمیں کسی مناسب جگہ بیٹھ کر باتیں کرنی چاہئیں۔ یہاں کوئی دیکھ نہ لے عمرو بولا۔

آؤ اس سامنے والے غار میں چل کر بیٹھتے ہیں۔

وہ اس کے ساتھ چل پڑی غار میں آ کر پتھریلے فرش پر بیٹھ گئے اور

اور باتیں کرنے لگے عمرو نے پوچھا تمہارا باپ امیر آدمی ہے یا غریب
میرا باپ اتنا امیر ہے کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ شزارہ نے ہنس کر
کہا ہمارے محل کے بیس کمرے ہیں ان میں سے دس کمرے مال و دولت
سے بھرے ہوئے ہیں۔ پانچ کمروں میں سونا چاندی اور ہیرے جواہرات
ہیں۔ جبکہ باقی پانچ میں نقدی بھر تو تمہارا باپ بہت امیر ہوا اس
کے منہ میں پانی بھر آیا مگر وہ مجھ سے زیادہ امیر نہیں ہو سکتا۔
وہ کس طرح عمرو نے کہا تمہارے ایک محل کے دس کمرے مال سے
بھرے پڑے ہیں جبکہ میرے دس محل ہیں اور ہر محل میں پچیس کمرے
اور وہ سب دس کے دس مال و دولت سے پڑے ہیں مگر شادی کے بعد میں
ایک محل تمہارے باپ کو دے دوں گا۔ باقی محلوں کی تم مالک ہو گی۔
عمرو کی بات سن کر شزارہ بہت خوش ہوئی اور اس نے عمرو سے
کہا مگر میرے باپ کو کیسے راضی کرو گے۔
یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اور تمہارے باپ کے پاس
چلتے ہیں عمرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔
وہ دونوں غار سے باہر نکل آئے شزارہ جادوگرنی اسے لیے اپنے
محل کی طرف بڑھنے لگی کچھ دیر بعد وہ محل کے سامنے پہنچ گئے۔ دربانوں نے
شزارہ جادوگرنی کو سلام کیا وہ عمرو کو غور سے دیکھ رہے تھے ایک دربان
نے پھاٹک کھول دیا شزارہ اور عمرو اندر داخل ہوئے محل کے کئی کمرے تھے
شزارہ جادوگرنی عمرو کو لیے ایک کمرے کی طرف بڑھی وہ کمرے میں



داخل ہوئے تو اندر بیٹھے ہوئے قہار جادوگر اور اس کی بیوی نے چونک کر عمرو کی طرف دیکھا۔ قہار جادوگر کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

شزارہ یہ کون ہے؟ قہار جادوگر نے غصیلے لفظوں میں پوچھا۔

ابّا جان یہ گلاب جادوگر ہے شاید طلسم میں سب سے زیادہ امیر بھی یہی ہے شزارہ نے بتایا۔

کیا مطلب ہے؟" قہار جادوگر نے چونک کر کہا۔

اس کے دس محل تو مال و دولت سے بھرے پڑے ہیں اور عیش کے محل نہ جانے کتنے ہیں۔ شزارہ جادوگرنی نے وضاحت کی۔

یہ سُن کر قہار جادوگر کے تیور نرم پڑ گئے اس وقت اس نے اٹھ کر عمرو سے مصافحہ کیا۔

ابّا جان میں اسے اور یہ مجھے پسند کرتا ہے۔ شزارہ جادوگرنی نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

بیٹی ایسے امیر کبیر کو تو تمھاری ماں بھی پسند کر سکتی ہے یہ کون سی انوکھی بات ہے۔ قہار جادوگر نے کہا اور عمرو مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

وہاں عمرو کی خوب آؤ بھگت ہوئی قہار جادوگر اور اس کی بیوی اس پر بہت مہربان ہو رہے تھے بار بار پوچھتے رہتے تھے۔

بیٹا کسی چیز کی ضرورت تو نہیں دیکھو تکلّف مت کرنا اسے اپنا ہی گھر سمجھنا۔

عمرو اس کی اس مہربانی کی وجہ سمجھ رہا تھا۔ دولت سے بھرے محل سُن کر قہار جادوگر کے لالچ کا سبب بن گئے تھے۔ مگر عمرو عیار خود ان کے دولت حاصل کرنے کے لیے یہ سب چکر چلا رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اس محل کو لوٹ کر وہ طلسم سے نکل جائے گا۔ شام ہوگئی تو وہ کھانا کھانے کے لیے ستارہ جادوگرنی کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا مگر وہاں قہار جادوگر اور اس کی بیوی کے علاوہ ایک اور شخص دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا وہ آدمی پھلکا جادوگر تھا۔

پھلکا جادوگر نے اسے غور سے دیکھا مگر عمرو نے اس سے نگاہ نہ ملائی اور دستر خوان کے ایک کونے پر بیٹھ گیا۔

ستارہ جادوگرنی اپنی ماں کے پاس جا بیٹھی تھی۔

یہ نوجوان کون ہے؟ قہار بھائی کھانا کھانے کے دوران جادوگر نے پوچھا۔

" اوہ ہاں قہار نے جلدی سے کہا اس کا نام گلاب جادوگر ہے۔ اور یہ میرا داماد بننے والا ہے۔

پھر اس نے عمرو سے کہا بیٹے گلاب یہ پھلکا جادوگر ہے۔ افراسیاب کے حکم پر وادی میں عمرو کی تلاش کرنے آیا ہے جو اس کی بیوی کا ہمشکل بنا ہوا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اب تک وادی کی طلسمی بلاؤں کی غذا بن چکا ہوگا۔ تمہارا کیا خیال ہے۔

عمرو مسکرا کر بولا ظاہر ہے عمرو جادوگر نہیں تھا کہ وہ طلسمی بلاؤں

سے خود کو بچا سکتا اب تو اس کی ہڈیاں بھی نہیں ملیں گی مگر یہ ممکن ہے کہ عمرو وادی سے زندہ سلامت نکل گیا ہو میں جب یہاں آیا ایک عورت کو دیکھا تھا وہ عورت ایک تخت پر سوار ہو کر وادی سے نکلی جا رہی تھی۔ ممکن ہے وہی عمرو ہو۔

اس کا حلیہ کیا تھا ٹھلکا جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

عمرو نے جواب میں ٹھپلکا جادوگر کی بیوی کا حلیہ دہرایا وہ یقیناً عمرو عیار تھا۔

کھانا کھانے کے بعد قہار جادوگر نے ٹھلکا سے پوچھا

اب تمہارا کیا ارادہ ہے قیام کرنا ہے یا عمرو کے پیچھے جاؤ گے۔

میں اب واپس جا کر افراسیاب کو اطلاع دوں گا کہ عمرو یہاں نہیں ہے پھر وہ کتاب سامری سے معلوم کر کے بتائے گا کہ عمرو طلسم میں ہے یا جا چکا ہے پھر جیسا حکم دے گا کروں گا۔

ٹھیک ہے افراسیاب شاید تمہارا ہی منتظر ہو گا عمرو بولا آؤ میں تمہیں باہر تک چھوڑ آؤں۔

وہ ٹھلکا جادوگر کے ساتھ محل سے باہر آیا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر دیکھتے ہوئے بولا۔

ٹھلکا میری طرف سے یہ افراسیاب کی خدمت میں پیش کرنا اور میرا سلام دینا۔

بہت بہتر۔ ٹھلکا جادوگر نے شیشی لیتے ہوئے کہا۔

عمرو بولا مگر اسے سونگھنا مت کیونکہ یہ خالص عطر ہے اور شہنشاہوں کے لیے ہی بنایا گیا ہے۔
اتنا کہہ کر عمرو واپس مڑا اور ایک چٹان کی اوٹ میں چھپ کر دیکھنے لگا۔ ٹھپلکا جادوگر نے سوچا کہ عطر سونگھ لینا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ عطر گھٹیا ہو اور اسے افراسیاب پسند نہ کرے ٹھپلکا جادوگر نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور ناک سے لگا کر سونگھنے لگا۔ عمرو بھی یہی چاہتا تھا یوں ٹھپلکا جادوگر نے عطر سونگھا وہ بیہوش ہو کر نیچے گر پڑا ادھر عمرو چٹان کی اوٹ سے نکل کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔
قریب آ کر اس نے ٹھپلکا جادوگر کو ایک مضبوط رسی سے باندھا اور ایک گہری کھائی میں دھکیل دیا۔ نجانے وہ کتنی گہری کھائی تھی کم از کم دو منٹ بعد اس کی ٹکرانے کی آواز آئی۔ عمرو نے اطمینان کا سانس لیا اور واپس چل پڑا اب اسے کم از کم اس بات کا خطرہ تو نہیں تھا کہ ٹھپلکا جادوگر دوبارہ آئے گا یا افراسیاب کو اس کے نہ ملنے کی خبر سنائے گا۔ صبح تک اسے ہوش نہیں آئے گی اور وہ اس کے ہوش میں آنے سے پہلے ہی وہاں سے رفو چکر ہو چکا ہو گا۔

شرارہ جادوگرنی کمرے میں بیٹھی عمرو کا انتظار کر رہی تھی پھر قہار جادوگر اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر لیا اور شرارہ کی طرف مڑ کر کہنے لگا۔



شرارہ میں گلاب جادوگر سے تمہاری شادی کا فیصلہ کر چکا ہوں مگر تم نے اسے اس بات پر آمادہ کرنا ہو گا کہ اپنی آدھی دولت یعنی دس محل میرے حوالے کر دے اور دس محل تیرے نام کر دے ۔ سمجھ گئی ہو ناں ۔

ہاں ابا جان شرارہ نے منہ بنا کر کہا مگر کیا آپ کے پاس پہلے ہی کم دولت ہے ۔

بات سُن بیٹی دراصل میں چاہتا ہوں کہ گلاب جادوگر ہمیشہ ہماری مُٹھی میں رہے ۔ اور دوسری شادی نہ کر سکے ۔ اس میں تمہاری ہی بہتری ہے ۔ میں اس کو آمادہ کرنے کی کوشش کروں گی ۔ جادوگرنی نے کہا ۔ ۔

اچھا اب میں چلتا ہوں قہار نے واپس مڑتے ہوئے کہا ۔ مگر یاد رکھو اب تم نے اسے اس بات پر آمادہ نہ کیا تو تمہاری اس سے شادی نہ ہو سکے گی ۔

شرارہ جادوگرنی نے اپنے باپ کی پُشت کو گھورا مگر اس کے کچھ بولنے سے پہلے قہار جادوگر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا ۔ اس کے جانے کے بعد شرارہ سوچنے لگی کہ اسے کیا کرنا چاہیئے ممکن ہے گلاب جادوگر اس کا مطالبہ سن کر اس سے بدگمان ہو جائے ۔ اور اسے لالچی سمجھ کر شادی سے بھی انکار کر دے ۔

اسی لمحے عمرو کمرے میں داخل ہوا وہ گلیم عیاری اوڑھ کر محل میں داخل ہوا تھا اور قہار جادوگر کو شرارہ کے کمرے میں جاتے دیکھ کر باہر ہی رُک گیا تھا ۔ اس نے ساری باتیں سُن لی تھیں ۔ پھر جب قہار جادوگر



وہاں سے اپنے کمرے میں گیا تو اس نے گلیم اُتار دی تھی۔ آؤ گلاب میں تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ بہت دیر لگا دی شزارہ نے مسکرا کر پوچھا۔

عمرو بولا دراصل تجھلکا جادوگر میرے پیچھے پڑ گیا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ میں اس کی بہن روشن جادوگرنی سے شادی کر لوں۔ میں نے بڑی مشکل سے اُسے یقین دلایا کہ میری بات پکی ہو چکی ہے اور دو دن بعد شادی ہونے والی ہے۔

شاید وہ تمہاری دولت ہتھیانا چاہتا ہے شزارہ جادوگرنی غصیلے لہجے میں کہا حالانکہ اس کی کوئی بہن ہے نہیں۔ تم اس کے چکروں میں نہ آنا۔ توبہ کرو میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ میرے لیے تم اکیلے ہی کافی ہو۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ تمہارے باپ کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں کیا یہ سچ ہے۔

بکواس کرتا ہے وہ شزارہ نمک حرام آؤ۔ میں تمہیں دکھاؤں۔ وہ کھڑی ہو گئی عمرو اٹھتے ہوا بولا مجھے اس پر نہیں تم پر یقین ہے اور دکھانے کی ضرورت نہیں ویسے اگر تم ضروری دکھانا چاہتی ہو تو چلو کہیں تمہارا باپ ناراض نہ ہو جائے۔ نہیں ہوتا اگر ہوا بھی تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ شزارہ جادوگرنی نے منہ بنا کر کہا۔

عمرو چاہتا بھی یہی تھا اور بات کرنے کا مقصد بھی اور اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا کہ وہ جوش میں آکر دولت سے بھرے کمرے دکھا دے۔ اور کمرے سے نکل کر اس کے ساتھ چل دیا۔ دائیں جانب کے پانچویں

کمرے کے پاس پہنچ کر شرارہ نے دروازہ کھولا تو عمرو کی آنکھیں چمک اٹھیں اس کمرے میں فرش سے چھت تک سونے کی اینٹیں رکھی تھیں شرارہ نے باری باری باقی نو کمرے بھی دکھا دیئے عمرو ہر بار بیہوش ہوتے ہوتے بچا ہر کمرہ سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے بھرا ہوا تھا اور یہ اتنی دولت تھی کہ زنبیل میں ڈالنے کے لیے کم از کم تین گھنٹے درکار تھے۔ ان کمروں کے دروازوں میں قفل کیوں نہیں عمرو نے واپسی پر اس سے پوچھا۔

ضرورت ہی نہیں پڑتی طلسمی بلاؤں کی وجہ سے کسی چور کا خطرہ ہی نہیں ہے۔ شرارہ جادوگرنی نے کہا۔ یہاں آج تک چوری نہیں ہوئی ویسے بھی چور میرے باپ سے ڈرتے ہیں اور ادھر کا رخ ہی نہیں کرتے۔

عمرو نے سر ہلا کر دل میں اپنے آپ سے کہا۔ حالانکہ اس نے سب سے بڑے چور کو اپنا داماد بنانا ہے۔

کمرے میں واپس آ کر عمرو پلنگ پر بیٹھ گیا شرارہ جادوگرنی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا اب میں چلتی ہوں تم آرام کرو۔

عمرو نے کہا تم ٹھیک تین گھنٹے بعد مجھے محل کے پیچھے ملنا میں نے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ شرارہ جادوگرنی نے کہا میں پہنچ جاؤں گی۔

وہ کمرے سے نکل گئی عمرو نے جلدی سے گلیم عیاری اوڑھی وہ اسے باہر نکلتے دیکھنے لگا وہ اس سے تیسرے کمرے داخل ہو رہی تھی۔ عمرو واپس پلٹا اور گلیم اتار کر بستر پہ دراز ہو گیا چند منٹ بعد اٹھا اور کمرے سے نکلا شرارہ کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اس نے اندر جھانکا۔ شرارہ بے خبر سو رہی تھی۔

عمرو نے قہار جادوگر اور اس کی بیوی کے کمرے میں جھانکا وہ بھی بے سدھ سوئے پڑے تھے۔

تب عمرو اطمینان سے خزانے والے کمروں کی طرف بڑھنے لگا پہلے کمرے میں داخل ہو کر اس نے اندر سے دروازہ بند کیا اور زنبیل کھول کر اس میں سونے چاندی کی اینٹیں ڈالنے لگا۔ جلدی اس نے تمام اینٹیں زنبیل میں بھر لیں اور کمرہ خالی نظر آنے لگا۔ اسی لمحے باہر کسی کے قدموں کی آہٹ ہوئی تو عمرو نے گلیم عیاری اوڑھی اور دروازے میں کھڑا ہو گیا۔

قہار جادوگر پیشاب کے لیے اپنے کمرے سے نکلا تھا مگر جب وہ خزانے والے کمرے کے سامنے سے گزرا اسے اندر سے بند پا کر مشکوک ہو گیا یقیناً کوئی اندر تھا اور چوری ہو سکتا تھا اس نے ایک منتر پڑھ کر دروازے پر پھونکا اور دروازہ کھل گیا ۔ مگر اندر جھانکتے ہی وہ غضبناک ہو گیا ۔

کمرے میں سونے چاندی کی تمام اینٹیں غائب تھیں اور چور بھی نظر نہیں آ رہا تھا ۔ وہ اندر داخل ہوا اور غور سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا عمرو نے سوچا کہیں وہ محل کے باقی افراد کو نہ جگا دے اس کا بندوبست کرنا چاہیے ۔ اس نے زنبیل سے عرقِ بیہوشی میں بھیگا ہوا رومال نکالا اور دروازے کی اوٹ سے نکل کر قہار جادوگر کی طرف دبے پاؤں بڑھا اور پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر اس کی ناک پر رومال رکھ دیا ۔

قہار جادوگر بولنے لگا مگر کوئی آواز نکالنے سے پہلے ہی بیہوش ہو کر گر پڑا عمرو نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھے اور کمرے کے ایک کونے میں ڈال دیا پھر باہر نکل کر دروازہ بند کیا اور دوسرے کمرے کی طرف چل دیا ۔

اگلے دو اڑھائی گھنٹے میں اس نے باقی دو کمرے بھی صاف کر ڈالے اور سارے خزانہ زنبیل میں بھر کر شرارہ جادوگرنی کی طرف چل دیا اس نے



شرارہ کے کمرے میں جھانکا وہ سنگار میز کے سامنے کھڑی سنگار کر رہی تھی گویا عمرو سے ملنے کی تیاری کر رہی تھی۔

عمرو نے گلیم عیاری اوڑھی اور محل کے پھاٹک کی طرف چل دیا۔ پھاٹک بند نہیں تھا اور باہر کھڑا دربان اونگھ رہا تھا۔ عمرو اطمینان سے باہر نکلا اور محل کے پچھواڑے پہنچ کر شرارہ جادوگرنی کا انتظار کرنے لگا۔ جلد ہی شرارہ جادوگرنی وہاں پہنچ گئی۔ وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت نظر آ رہی تھی اُسے دیکھ کر عمرو نے گلیم اُتار دی شرارہ نے اُسے دیکھا تو مسکراتے ہوئے بولی۔

گلاب جادوگر کیا تم شادی کے بعد مجھے بھی غائب ہونے والا منتر بتاؤ گے۔ کیوں نہیں ملکہ آج ہی بتا دوں گا۔ تم سواری کا بندوبست کرو سیر کے دوران تمھیں وہ منتر یاد کرا دوں گا بہت آسان ہے۔

شرارہ جادوگرنی خوش ہوتے ہوئے ایک منتر پڑھ کر آسمان کی طرف پھونکا فوراً ایک طلسمی شتر مرغ زمین پر اس کے قریب اترا عمرو اور وہ اس پر سوار ہوئے اور شرارہ کے حکم پر شتر مرغ فضا میں بلند ہو کر ایک سمت میں اڑنے لگا۔ عمرو سوچ رہا تھا کہ شتر مرغ کی پشت پر وہ شرارہ سے عیاری کر سکے گا کہ نہیں۔



ٹھلکا جادوگر کو ہوش آیا تو خود کو بندھا پا کر پہلے تو حیران ہوا پھر اُسے گلاب جادوگر کا خیال آیا اور وہ اس کی چالاکی پر دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہا تھا کہ گلاب جادوگر نے اس سے کس دشمنی کا بدلہ لیا ہے کہ اسے بیہوش کر کے باندھ دیا اس نے ایک منتر پڑھ کر اپنے آپ پر پھونکا اور اس کے ہاتھ پاؤں پر بندھی ہوئی رسیاں غائب ہو گئیں وہ اٹھا اور قہار جادوگر کے محل کی طرف بڑھنے لگا دروازہ کھلا تھا اور دربان اونگھ رہا تھا۔

وہ سیدھا قہار جادوگر کے کمرے کی طرف بڑھا نہ ملا تو وہ ——————

باقی کمروں میں گلاب جادوگر یعنی عمرو جادوگر کو تلاش کرنے لگا۔

عمرو وہاں ہوتا تو اسے ملتا۔ مایوس ہو کر سوچنے لگا نہ قہار جادوگر ہے۔ اور نہ ہی شہزادہ اور نہ گلاب جادوگر —————— تو سُئے کہاں ہیں اسی لمحے قہار جادوگر ایک کمرے سے برآمد ہوا وہ ٹھلکا جادوگر کو دیکھ کر چونکا اور سوچنے لگا کہیں وہی تو خزانے کا چور نہیں جس نے اسے رومال سونگھ کر بیہوش کیا ہو۔ بدمعاش ٹھلکا میں تجھے پہچان گیا ہوں چور کے بچے قہار جادوگر غصے میں آتا ہوا غزایا۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو قہار ٹھلکا جادوگر بھی غزایا کہیں تمہارا دماغ تو نہیں گیا۔ اُلّو کے بچے ایک میرا مال لوٹتے ہو اور اوپر سے آنکھیں نکالتے ہو قہار جادوگر غضبناک ہوتا ہوا بولا۔

واقعی تم پاگل ہو گئے ہو قہار میں تو ابھی پہاڑ سے آیا ہوں اور تمھیں تلاش



کرتا پھر رہا تھا۔ مگر نہ تم ملے نہ گلاب جادوگر اور نہ تمھاری بیٹی شزارہ۔ پھلکا جادوگر بولا تمہارے گلاب جادوگر نے میرے ساتھ عیاری کی ہے۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ مجھے تو تمہارا داماد گلاب جادوگر کوئی عیار لگتا تھا۔ پھلکا جادوگر نے منہ بنا کر کہا مجھے باہر سے جا کر ایک عطر دیا جسے میں سونگھتے ہی بیہوش ہو گیا۔ ہوش میں آنے پر خود کو بندھا پایا۔

قہار جادوگر چونک کر بولا مجھے بھی کسی چور نے بیہوش کرنے کے بعد باندھ کر میری چھاتی میں سوئی پیوست کر دی تھی مگر ہوش آنے پر کسی نہ کسی طرح خود کو وزنی رسوں سے آزاد کرانے کے بعد زبان سے سوئی نکال لی تھی آؤ ذرا دوسرے کمرے دیکھ لیں کہیں وہ چور سارا خزانہ ہی نہ لوٹ گیا ہو۔

خزانہ لوٹنے کی بات پر پھلکا جادوگر کو خیال آیا کہیں یہ عمرو کی شرارت نہ ہو وہ قہار جادوگر کے ساتھ چل پڑا قہار جادوگر نے باقی نو کمرے دیکھے اور انھیں خالی دیکھ کر رونے لگا پھلکا جادوگر نے اسے تسلّی دی اور کہنے لگا یہ عمرو کا کارنامہ معلوم ہوتا ہے۔ اور گلاب جادوگر کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے۔

مجھے شزلیت معلوم ہوتا ہے وہ اس کے اپنے بیس محل مال و دولت سے بھرے ہوئے ہیں قہار جادوگر نے کہا۔ بیس محل پھلکا جادوگر آنکھیں پھاڑ کر بولا میں نہیں مان سکتا مگر تم کہہ رہے تھے کہ شزارہ اور گلاب جادوگر دونوں غائب ہیں قہار جادوگر چونک کر بولا۔

ہاں اور واقعات ظاہر کر رہے ہیں کہ مجھے اور تمھیں بیہوش کرنے والا



اور خزانہ لوٹنے والا عمرو ہی ہو سکتا ہے عمرو ہی ایک ایسی شخصیت ہے اتنا بڑا خزانہ منٹوں میں غائب کر سکتا ہے تمھیں فوراً اس کا کھوج لگانا چاہیے مجھے یقین ہے کہ گلاب جادوگر عمرو ہی تھا اور شاید شرارہ بھی ساتھ ہو پھلکا جادوگر نے تیزی سے کہا جلدی کرو۔ ہمیں وہ دُور نکل جائے گا۔

اس نے قہار جادوگر کا ہاتھ پکڑا اور محل سے باہر کی طرف دوڑا باہر آکر اس نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا فوراً ہی ایک لمبا اور موٹا اژدھا نمودار ہوا وہ دونوں اژدھے کی پشت پر سوار ہو گئے۔ ادھر چلو جدھر عمرو ہو پھلکا نے اژدھے کو حکم دیا۔ اور اژدھا فضا میں بلند ہو کر ایک سمت اڑنے لگا۔ اژدہے کے منہ سے غضبناک پھنکاریں نکل رہی تھیں۔ اور وہ پھنکاریں خاموش فضا میں میلوں تک سنائی دے رہی تھیں۔

شتر مرغ فضا میں پرواز کر رہا تھا اور عمرو شزارہ جادوگرنی کے ساتھ
اس پر سوار سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے ۔ چند لمحوں بعد اس
نے شزارہ سے کہا مجھے اس پر مزہ نہیں آ رہا کوئی تخت بناؤ تاکہ اس
پر لیٹا بھی جا سکے ۔ شزارہ جادوگرنی نے ایک منتر پڑھ کر شتر مرغ پر
پھونکا دوسرے ہی لمحے وہ تخت میں تبدیل ہو گیا اب وہ دونوں تخت پر
بیٹھے تھے ۔ عمرو نے مسکرا کر کہا تم بڑی زبردست جادوگرنی ہو مگر
جب تک تم غائب ہونے کا طریقہ نہ سمجھ لو مجھ سے بڑی نہیں بن سکتی ۔
گلاب جادوگر وہ طریقہ بتا دو تم نے وعدہ کیا تھا ۔

عمرو نے مسکرا کر کہا لوگ سمجھتے ہیں میں غائب ہونے کا
منتر جانتا ہوں حالانکہ میں صرف سرمہ استعمال کرتا ہوں یہ سب سرمے
کی برکات ہیں ۔ سرمہ شزارہ جادوگرنی چونک کر بولی کیا مطلب ہوا ۔
مطلب یہ ہوا کہ میرے پاس سرمہ سامری اور طلسمی ہے اسے
ڈالنے کے بعد انسان سب کو دیکھ سکتا ہے مگر اسے کوئی نہیں
دیکھ سکتا عمرو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ واقعی شزارہ جادوگرنی
حیرت زدہ ہو کر بولی میں تو سمجھی تھی کہ کوئی منتر ہو گا ۔

نہیں منتر ہوتا تو سب غائب ہو سکتے اگر تمہیں یقین نہیں
آتا تو آزما کر دیکھ لو بس ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگانا پڑے گی

اتنا کہہ کر عمرو نے زنبیل سے سرمہ بیہوشی نکالا اور ایک سلائی
بھر کر اس نے اس کی دونوں آنکھوں میں لگا دی پہلے تو شزارہ کو یوں محسوس



ہوا جیسے آنکھوں میں برف ڈال گئی ہو۔ مگر پھر اس کا سر چکرانے لگا

گلاب گلاب میرا سر چکرا رہا ہے شرارہ نے گھبرا کر دونوں ہاتھوں

سے سر تھامتے ہوئے کہا۔

یقیناً کوئی شخص تم پر جادو کر رہا ہے۔ عمرو نے جلدی سے

کہا اور میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ شرارہ جادوگرنی نے دوبارہ بات

نہ کی۔ وہ بیہوش ہو چکی تھی۔ عمرو نے اسے سیدھا کر کے تخت پر

لٹا دیا۔ اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

دفعتاً اس نے کسی غضبناک اژدہے کی پھنکاریں سنی مڑ کر دیکھا

ایک اژدہے پر سوار دو آدمی نظر آئے۔ پہلی نظر میں ہی عمرو نے

انھیں پہچان لیا۔ کیونکہ چودھویں رات کے چاند کی روشنی ان پر پڑ رہی

تھی وہ دونوں پھپلکا اور قہار جادوگر تھے۔ عمرو گھبرا گیا کہ اب اس

کا کیا بنے گا فرار بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اور ان سے فوری طور پر بچ

بھی نہیں کر سکتا تھا۔

کچھ سوچ کر اس نے گلیم عیاری اوڑھی اور غائب ہو گیا۔

ساتھ ہی اس نے شرارہ جادوگرنی کی ناک پر بیہوشی دور کرنے کی دوا

مل دی۔ فوری اثر ہوا اور اسے ہوش آ گیا۔ وہ عمرو کو نہ پا کر حیران

ہونے لگی مگر عمرو نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے کہا شرارہ میں

یہاں ہوں گھبراؤ نہیں میں غلطی سے دوسرا سرمہ تمھاری آنکھوں میں

لگا دیا تھا۔ اور اپنی غلطی کا مجھے افسوس ہے بجائے تم دل میں میرے



متعلق کیا سوچتی ہوگی۔

ایسی کوئی بات نہیں گلاب جادوگر غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ مگر تم غائب کیوں ہو شرارہ نے مسکرا کر پوچھا۔

عمرو بولا طلسمی اژدھے پر تمہارا باپ اور ٹھپلکا جادوگر آرہے یقیناً ٹھپلکا جادوگر نے تمہارے باپ کو میرے بارے میں بہکایا ہوگا کہ میں کوئی بھوڑ اچکا ہوں اور تمہارا باپ ہماری تلاش میں چل دیا ہوگا۔ تم سے وہ میرے بارے میں پوچھیں تو کہہ دینا کہ تم اکیلی سیر کر رہی ہو اور میں اپنے گھر شادی کی تیاری کرنے گیا ہوا ہوں۔

ممکن ہے ٹھپلکا جادوگر مجھ پر بھی کوئی الزام لگائے مگر تم بدگمان نہ ہونا سمجھ گئی ہو۔

ہاں گلاب جادوگر شرارہ جادوگرنی نے کہا۔ اور مڑ کر کچھ فاصلے پر آتے ہوئے اژدہے کو دیکھنے لگی۔

اژدھا پوری رفتار سے اڑا چلا آ رہا تھا جلد ہی وہ تخت کے قریب پہنچ گیا تخت پر شرارہ جادوگرنی بیٹھی تھی اسے تنہا دیکھ کر پھلکا جادوگر چونکا اور قہار جادوگر سے بولا۔

شاید وہ عیار گلاب جادوگر فرار ہو گیا ہے۔ تمہاری بیٹی جو تنہا ہے۔

میں پہلے بھی یقین رکھتا تھا میری بیٹی کسی اجنبی کے ساتھ کبھی نہیں جاسکتی قہار جادوگر نے فخر سے کہا۔

اژدھا بالکل تخت کے قریب پہنچ گیا تو قہار جادوگر نے شرارہ سے کہا۔

شرارہ بیٹی تم اس وقت کیا کرتی پھر رہی ہو۔ اور گلاب جادوگر کہاں ہے۔

شرارہ بولی مجھے تو وہ یہ بتا کر گیا ہے کہ وہ شادی کی تیاری کرنے گھر جا رہا ہے۔

مگر یہ شادی نہیں ہو سکتی۔

ٹھلکا جادوگر غرایا گلاب جادوگر چور اور بدمعاش عیار ہے۔

بکواس بند کر ٹھلکا شرارہ جادوگرنی غرائی۔

تم نے اس پر کوئی الزام لگایا تو میں تمہیں ہلاک کر دوں گی۔

قہار جادوگر جلدی سے بولا۔ شرارہ جادوگرنی تمیز سے بات



کرو وہ ہمارا دشمن ہے۔ اور اس نے ہمیں خواہ مخواہ دولت کا
جھکما دیا تھا حالانکہ اس کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔
وہ چور ڈاکو اور لٹیرا ہے۔

ابّا جان آپ اس مردود پھلکا کے بہکانے میں آ گئے شزارہ
غصیلے لہجے میں بولی۔

شزارہ اگر تمہارے باپ کا خیال نہ ہوتا تو میں تمہیں اس
بدتمیزی کی ابھی سزا دے دیتا۔ پھلکا جادوگر دھاڑا۔

عمرو نے آہستہ سے شزارہ کے کان میں کہا میں ابھی اس مردود
کا خاتمہ کرتا ہوں۔ یہ سب اس کی شرارت ہے۔ شاید اس
نے تمہارے باپ کی دولت لوٹ لی ہے اور الزام مجھ پر لگانے
آ گیا ہے۔

شزارہ گلاب جادوگر اصل میں عمرو عیار ہے اور اس نے
اور اس نے میری ساری دولت لوٹ لی ہے۔

عمرو نے فوراً شزارہ کے کان میں کہا سن لیا تم نے

بکواس کرتا ہے ابّا جان شزارہ نے قہار جادوگر سے کہا۔
مجرم یہ خود ہے اور اس نے ہی آپ کا مال لوٹا ہے۔

ٹھیک اسی لمحے عمرو نے آگے بڑھ کر پھلکا جادوگر کی ناک پر بیہوشی
کی دوا مل دی وہ بیہوش ہو کر اژدھے کی پشت سے لڑھک گیا
اور ہزاروں فٹ کی گہرائی میں چلتا گیا۔



تمھارا الزام سُن کر ٹھلکا جادوگر نے خودکشی کر لی ہے۔ عمرو نے شزارہ کے کان میں کہا۔

دیکھا آبا جان اس نے خودکشی کر لی ہے۔ اگر سچا ہوتا تو اس الزام کی تردید کرتا شزارہ نے جلدی سے کہا۔

قہار جادوگر نے نیچے جھانکا۔ ٹھلکا جادوگر چیختا چلاتا زمین کی طرف گرتا چلا جا رہا تھا۔

واقعی تم درست کہتی ہو بیٹی قہار جادوگر اس بار نرم لہجے میں بولا واقعی وہ جھوٹا تھا اور اس نے مجھے گلاب جادوگر کے خلاف بھڑکایا تھا۔ تم سے میں سخت شرمندہ ہوں۔

عمرو نے شزارہ کے کان میں کہا ممکن ہے تمہارا باپ شرم کے مارے خودکشی کرنے لگا اسے مرنے سے منع کر دو۔

اتنا کہنے کے بعد اس نے سفوف بیہوشی کی چٹکی لی اور قہار جادوگر کی ناک پر لگا دی۔

وہ بیہوش ہو کر اژدھے کی پشت سے پھسلا اور زمین کی طرف گرتا چلا گیا۔ اژدھا فوراً ہی غائب ہو گیا۔

شزارہ جادوگرنی گھبرائی اس نے قہار جادوگر کو بچانے کے لیے ایک منتر پڑھنا چاہا مگر عمرو نے جلدی سے کہا۔

اب کوئی فائدہ نہیں وہ نہیں بچ سکے گا۔ یا تو تم پہلے ہی اسے منع کر دیتیں۔

ٹھلکا جادوگر اور قہار کے جسم نیچے گہرائی کے اندھیروں میں غائب



ہو چکے تھے شزارہ جادوگرنی بے اختیار رونے لگی۔ عمرو نے گلیم عیاری اتار دی اور نمودار ہو کر بولا صبر کرو شزارہ صبر کرو۔ تمہارے باپ کو اس کے لالچ کی سزا مل گئی ہے۔ اس لیے ہم دونوں میں سے کسی کا قصور نہیں یہ لو رومال آنسو صاف کر لو۔

عمرو رومال اس کے ہاتھ میں دینے کی بجائے خود ہی اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔ مگر پھر اس نے رومال اس کی ناک پر رکھ کر دبا دیا۔ عرق بیہوشی میں ڈوبا ہوا رومال تھا۔ شزارہ بیہوش ہو کر اس کے ہاتھوں میں جھومنے لگی۔ عمرو نے آرام سے اسے تخت پر لٹا دیا۔ اور تخت کو طلسم سے باہر چلنے کا حکم دیا۔

کچھ دیر بعد ہوائی تخت طلسم کی حدود سے نکل آیا اب وہ عمرو کے ملک میں اڑ رہا تھا اپنے شہر کے باہر عمرو نے تخت کو زمین پر اترنے کا حکم دیا اور دافع بیہوشی کی دوا شزارہ کی ناک پر مل دی وہ ہوش میں آئی اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ عمرو نے گلیم اوڑھ لی تھی اور تخت سے نیچے کھڑا تھا۔

گلاب جادوگر تم موجود ہو شزارہ نے پوچھا۔

ہاں عمرو بولا۔

مگر میں گلاب جادوگر نہیں عمرو عیار ہوں۔

مجھے طلسم سے نکلنے کے لیے تمہارے سہارے کی ضرورت تھی میں چاہتا تو تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر سکتا



تھا۔ مگر میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

اس صورت میں ممکن ہے جب تم جادوگری سے توبہ کر لو ورنہ اس تخت پر تم واپس جا سکتی ہو۔

شرارہ جادوگرنی بہت حیران ہوئی اور سوچنے لگی اسے کیا جواب دوں

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے کہا:

عمرو اگرچہ تم نے مجھے مسلسل دھوکا دیا اور شاید میرے باپ کو بھی تم نے دھوکا دے کر اژدھے سے گرایا تھا۔ مگر میں تمھاری ہمت اور شرافت کی قائل ہو چکی ہوں۔

اس لیے مجھے تمھاری بات منظور ہے میں جادوگری سے توبہ کرتی ہوں۔

عمرو عیار نے یہ سن کر گلیم عیاری اُتار دی۔ اور ظاہر ہو گیا۔

شرارہ نے اسے دیکھا اور مسکرانے لگی۔

عمرو نے اسے ساتھ لیا اور پیدل ہی شہر کی سمت چل دیا۔

وہاں پہنچ کر اس نے دوسرے دن ہی دربار حمزہ میں جا کر شرارہ سے شادی کر لی

۱۰۰ سے زائد
مشہور شعرائے کرام
کے کلام سے
انتخاب لاجواب

بیت بازی

مرتب: امتیاز علی

بمطابق حروفِ تہجی

۲۰۰۰ سے زائد اشعار، اور نامور شعرائے کرام کا مختصر تعارف —

قیمت بڑا سائز -/۱۸ چھوٹا سائز -/۱۲

منگوانے کے لیے: مکتبۂ امتیاز اُردو بازار لاہور

